# قصیدہ بردہ شریف

(مترجم)



مرتب:
ابو حمزہ رضوی

مُفت سلسلۂ اشاعت 25

جمعیّتِ اِشاعتِ اہلسُنّت

## منشور

# جمعیت اشاعت اہلسنّت

۱ تحفظ عقائد اہلسنّت و فروغ مسلک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ۔

۲ دشمنان مسلک حقہ اہلسنّت و جماعت کے ناپاک ارادوں کی تحریر و تقریر کے ذریعے بیخ کنی و رد۔

۳ ناموس رسالت ﷺ' مقام صحابہ' اہلبیت اور اولیاء کرام علیہم الرضوان کا تحفظ۔

۴ میلاد النبی ﷺ' ایام صحابہ اور اعراس بزرگان دین علیہم الرضوان کے سلسلے میں خصوصی اجتماعات کا انعقاد۔

۵ رمضان المبارک میں اصلاح معاشرہ کی غرض سے خصوصی درس و تربیتی اعتکاف۔

۶ حج و عمرہ کی تربیت کے لئے تحریری و تقریری تربیت کا انعقاد۔

۷ دینی لائبریریوں کا قیام و انتظام۔

۸ مدارس حفظ قرآن و ناظرہ کا قیام و انتظام۔

۹ درس نظامی کی مختلف کلاسوں کا اہتمام و انتظام۔

۱۰ لوگوں کی اصلاح عقائد و اعمال کے لئے تربیتی نشستوں اور ہفتہ واری اجتماعات کا انعقاد۔

۱۱ عوام اہلسنّت میں علمائے اہلسنّت کا متعارف کرانا۔

۱۲ دینی کتب و رسائل اور اسلامی لٹریچر کی مفت اشاعت۔

۱۳ اہلسنّت کی مختلف ہم خیال تنظیموں کے درمیان رابطہ پیدا کرنا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

# پیش لفظ

جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جسکو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

مسلمانان عالم نے ہمیشہ سے ہی عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لازوال دولت کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دلوں کی راحت بنا رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آقائے نامدار مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والی ہر ہر شئے کو عشاق اپنی آنکھوں میں جگہ دیتے ہیں اور یاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حرز جان بنانا مسلمانوں کا ہمیشہ سے شیوہ رہا ہے کیوں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس سے محبت اور اس کا اظہار ان کے لئے مایہ صد افتخار ہے۔

اسی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار جب مدحت کی صورت اختیار کرتا ہے تو شاعری کی روش پر قصیدہ بردہ شریف، حدائق بخشش اور ذوق نعت کی صورت میں گل بوٹے کھل جاتے ہیں۔

قصیدہ بردہ شریف ایک ایسا ہی عشق و محبت کی لذتوں سے

سرشار نعتیہ قصیدہ ہے۔ یہ قصیدہ ایسا مقبول و محمود ہے کہ صاحب قصیدہ پر جب فالج کا حملہ ہوا تو انہوں نے اس قصیدہ کے ذریعہ مسیح الکونین، شفیع الدارین سے شفا طلب کی۔ آقائے دو جہاں نے اس مدحیہ قصیدے کو پسند فرماتے ہوئے نہ صرف صاحب قصیدہ کو تمام جسمانی بیماریوں سے شفا عطا کی بلکہ اپنے نعت خوانوں میں انہیں ممتاز و منفرد مقام بھی بخشا۔

عاشقان مصطفیٰ نے ہر دور میں اسے حرز جان بنایا، ہر محفل و مجلس میں حصول برکت کے لئے اس قصیدے کا ورد کیا۔ اس قصیدے کے وسیلے سے اپنے تمام مصائب و آلام کے دفع کے لئے دعائیں کیں۔

جمعیت اشاعت اہلسنت اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت قصیدہ بردہ شریف بمعہ اردو، فارسی ترجمہ کے ساتھ شائع کر رہی ہے اور ساتھ ہی علامہ ابوالحسنات قادری علیہ الرحمۃ کی تصنیف "شرح قصیدہ بردہ شریف" (طیب الوردۃ) سے سبب تالیف قصیدہ، وجہ تسمیہ قصیدہ بردہ شریف، آداب قرات قصیدہ و حالات صاحب قصیدہ بردہ بھی کتاب میں نقل کئے گئے ہیں تاکہ عوام الناس کے دلوں میں موجود حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی شمع کو مزید فروزاں کیا جائے اور قارئین کرام اس قصیدہ کو پڑھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ محظوظ ہوں۔ اللہ تعالیٰ جمعیت کی اس سعی کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

خاکپائے وقار الدین علیہ الرحمۃ

محمد عرفان وقاری

# سببِ تالیفِ قصیدہ

ناظم القصیدہ علامہ شرف الدین محمد بوصیری مصری رحمۃ اللہ علیہ مصر کے ایک قریہ بوصیر کے رئیسِ اعظم اور علومِ عربیہ کے متبحر عالم فصاحت و بلاغت میں ایسے مشہور و معروف فرد تھے کہ آپ کے زمانہ میں اپنی نظیر آپ ہی تھے۔ اور علماءِ عصر میں ایک شہرۂ آفاق ادیب۔

ابتداءِ عمر میں آپ اپنی خداداد قابلیت اور تبحرِ علم کی وجہ سے سلاطینِ اسلامیہ کے مقرب و محبوب عنصر رہے۔ آپ سلاطین و اُمراء کی منقبت اور قصیدہ گوئی میں خاص طور پر حصہ لیتے۔ اور اُن کے اعداء کی ہجو میں رجز اور قصائد لکھا کرتے تھے۔

ایک روز آپ دربارِ سلطانی سے اپنے گھر تشریف لا رہے تھے کہ ایک بزرگ ملے اور انہوں نے علامہ بوصیریؒ سے سوال کیا کہ تم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کبھی خواب میں بھی زیارت کی یا نہیں؟ آپ نے عرض کیا۔ میں آج تک حضور کی زیارت سے مشرف نہیں ہوا۔ پھر علامہ فرماتے ہیں کہ اس جواب کے بعد سے میرے دل میں حضور کا عشق اور محبت کا جذبہ اتنا متلاطم ہوا کہ میں اپنے دِل میں سوا اس محبت کے اور کچھ محسوس نہ کرتا تھا۔

گھر آکر جو سویا تو اُسی شب مجھے جمالِ جہاں آرا محبوبِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اور میں نے حضور کو جماعتِ صحابہ کے ساتھ اس شان سے دیکھا جیسے چاند ستاروں میں۔ جب آنکھ کھلی تو میں نے اپنے دل کو اُس ہستیٔ مقدس کی محبت سے مملو اور زیارتِ بابرکت کے سرور سے محظوظ و مسرور پایا۔ اس کے بعد ایک ساعت کے لئے اُس نورِ مجسم کی محبت مجھ سے علٰحدہ نہ ہوئی۔ اور عنفوانِ محبت و سرور میں مَیں نے چند قصیدے لکھے۔ چنانچہ قصیدہ مضریہ اور ہمزیہ اسی زمانہ کے لکھے ہوئے ہیں۔

اُس کے بعد ایک روز اچانک مجھے فالج پڑا۔ اور میرا نصف حصہ بے حس ہو گیا۔ اس مصیبت کی حالت میں میرے ضمیر نے مشورہ دیا کہ ایک قصیدہ حضور کی مدحت میں لکھوں۔ اور اُس کے ذریعہ اُس بابُ الشفاء سے اپنے لئے شفا طلب کروں۔ چنانچہ اُسی حالت میں مَیں نے اس قصیدہ مبارکہ کو لکھا۔

انبان ریح صبا، کہیں واطرب العیس حادی العیس بالنغم تو گویا یہ مختلف مضامین ثوب عشق و محبت پر حاوی ہیں۔ اس بنا پر اس قصیدہ مبارکہ کا نام قصیدہ بردہ رکھا گیا۔

۲۔ بعض نے کہا کہ بردہ ایک اسم ہے جس سے محبت طلک حاصل کی جائے اور اس کا ماخذ برد ہے جس کے معنی سوہان، سوئیدن اور راست کردن کے ہیں۔ تو چونکہ اس قصیدہ مبارکہ کے الفاظ حشو و زوائد سے مصئون، لوازمات شاعری سے مزین ہیں۔ اور اس کے پڑھنے سے قلب میں برودت اور صفائی پیدا ہوتی ہے۔ بنا بریں اسے قصیدہ بردہ کہا گیا۔

۳۔ اور یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ بردۃ ماخوذ برد سے ہو۔ یعنی ترویح و تنفیس اور طمانیت بالخیر۔ جیسے عُرفِ عرب میں کہتے ہیں۔ بَرَدَا مرنا یعنی صلح و حُسن، تو چونکہ یہ قصیدہ مبارکہ حصول صنا روح اور بسبب راحتِ قلبِ قاری ہے۔ اس لئے اسے بردہ کہا گیا۔

۴۔ چوتھی وجہ میں لکھتے ہیں۔ قیل التی علیہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم بردتہ المبارکۃ فی النوم عند سماع القصیدۃ فعوفی لساعتہ۔ یعنی کہا جاتا ہے کہ جب یہ قصیدہ خواب میں امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے حضور کو سُنایا۔ تو حضور نے اپنی بردیمانی اُن پر ڈالی تو علی الفور آپ کو صحتِ کاملہ حاصل ہو گئی۔

۵۔ اور شرحِ شیخ محی الدین محمد بن مصطفےٰ المعروف بہ شیخ زادہ میں اس طرح ہے۔ ثم قصۃ رسول البردۃ من الحضرۃ للمصنۃ مشھورۃ وحکایۃ ماشوھد من آذ برہ تھا فی الکتب مسطورۃ واشتھار شانھا العجیب عند جماھیر الانام اغنانی من الاکفار فی وصفھا واطالۃ الکلام۔ یعنی قصہ بردیمانی عطا ہونے کا دربارِ رسالت سے مشہور و معروف ہے۔ اور حکایاتِ عجائب و غرائب اس قصیدہ کے کتابوں میں مسطور ہیں۔ اور شہرت جماہیر انام میں اس قصیدہ کی اس قدر ہے کہ اس نے ہمیں اس کے فضائل زیادہ بیان کرنے سے مستغنی کر دیا۔ اور اطالتِ کلام سے بچا لیا۔

۶۔ علاوہ ازیں عطر الوردہ میں سعد الدین الفارقی کی آشوبِ چشم میں پریشانی لکھتے ہوئے لکھا ہے فذآنی المنام قائلاً لہ امض الی الساحب بھاؤ الدین وخذ منہ

# وجہ تسمیہ قصیدۃ البردہ

فالج سے سخت آشوب چشم کی شدت سے نجات، امور ملکی دینی دنیوی کی مہمات کا حل تو اس کی برکت سے ظاہر ہے۔ جیسا کہ عرض ہو چکا۔ اس بنا پر صاحب عطر الوردہ نے لکھا ہے۔

"ان البردۃ الثوب المخطط کما فی القاموس والناظم قدس سرہ یذکر فیہا المضامین المختلفۃ فمرۃ یذکر الصبابۃ ولوازمہا من الاشواق والاحزان ومرۃ یتجرد من نفسہ مخاطباً ویحاورہ عتاباً و یخاطبہ سوالاً وجواباً وطوراً یعترف بالتقصیر ویعتذر عنہ وحیناً یحذر عن مکائد النفس ویعظ الناس وساعۃ یتشبث بالرجاء ویستغیث و یستشفع بہ صلی اللہ علیہ وسلم ووقتاً یمدحہ علیہ السلام ویشرح کمالاتہ الذاتیۃ والمکتسبۃ ویبین معجزاتہ الطاہرۃ الباھرۃ ویذکر فضائل اصحابہ بالتمیادہ الی غیر ذالک فکانۃ لکل مضمون لون عجیب فائق یشبہ کل مضمون بخط حسن الھیئۃ الرائق فشابھت القصیدۃ ببردۃ مخططۃ فسمیت بھا۔"

خلاصہ یہ کہ لغت میں بردہ دھاری دار کپڑے کو کہتے ہیں۔ اور چونکہ اس قصیدہ میں ناظم فاہم نے مختلف مضامین کی آرائش کی ہے۔ کہیں بادِ صبا سے مخاطبہ، کہیں اظہارِ شوق و ذوق کہیں غمِ ہجر کی داستان، کہیں تنہائی کا شکوہ کہیں نفسِ امارہ پر عتاب کہیں مدعی مدعا علیہ کے سوال و جواب، کہیں اعترافِ قصور۔ کہیں عذر خواہی، کہیں نفس کے مکروں سے ڈرانا، کہیں عوام و خواص کو وعظ سنانا، کہیں دربارِ رسالت میں استغاثہ، کہیں سرکارِ مدینہ کے حضور میں استشفاع۔ کہیں مدحت و شفاعت کہیں شرح کمالاتِ ذات، کہیں اظہارِ معجزات، کہیں فضیلتِ صحابہ، کہیں عارِ خستہ عذباتِ[1]

---

[1] یہ آخری شعر ہے قصیدہ بردہ شریف کا جس کا ترجمہ ہے:۔ تیری رحمتیں نازل ہوتی رہیں جب تک بادِ صبا (پروا کی ہوا) درختِ بان کی شاخوں کو ہلاتی رہے جب تک اونٹوں کو حُدی خوان اپنے نغموں سے مست کرتا رہے۔ ۱۲

بہاؤالدین کے پاس جا۔ اور بردہ لے کر آنکھوں سے لگا۔ ابھی صحت یاب ہو جائے گا۔

فجاء الی الصاحب وقص علیہ مارائ فقال ما عندی شیئ یقال لہ البردۃ و انما عندی مدیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستشفی بہا فاخرجہ و وضعہا علی عینیہ وقرء وھو جالس فشفاہ اللہ تعالیٰ من الرمد لوقتہ تو سعد الدین اپنے حاکم بہاؤالدین کے پاس آئے اور خواب بیان کیا۔ بہاؤالدین وزیر نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی ایسی شئے نہیں۔ جسے بردہ کہا جاتا ہے۔ مگر ایک نعت حضور کی ایسی مقبول ہے کہ اس سے اللہ مریضوں کو شفا دیتا ہے اور وہ قصیدہ نکال کر ان کی آنکھوں سے لگایا اور سنایا۔ اسی وقت خدا نے صحت عطا فرمائی۔ اقول وباللہ التوفیق۔

اس واقعہ سے یہ امر ثابت ہوا۔ کہ اس قصیدہ مبارکہ کا نام بردہ تو عالم ارواح میں اولیاء و کملا کے اندر مشہور تھا۔ لیکن بہاؤالدین وزیر کو اس کا علم اس سے زائد نہ تھا کہ وہ اس قصیدہ کو نعت شریف جانتے تھے۔

بہر حال قصیدہ شریف کا نام قصیدہ بردہ پانچ توجیہات سے تو توجیہاً مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اور شیخ زادہ کے قول کے مطابق یہی نام مشہور و معروف ہے۔

عام اس سے کہ ردائے مبارک عطا کی گئی ہو۔ یا مناسبت مضمون کے اعتبار سے ہی اس نام سے مسمیٰ ہوا ہو۔ بہر حال یہ قصیدہ "قصیدہ بردہ شریف" کے نام سے مشہور ہے۔

اور قصیدہ کی پسندیدگی پر عطاء بردیمانی بعید از عطاء بھی نہیں۔ اس لئے کہ قصیدہ بانت سعاد جب حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے کے بعد بارگاہِ رسالت میں بغرض عفو تقصیرات پیش کیا اور دربارِ رسالت میں سنانا شروع کیا تو جب حضرت کعب رضی اللہ عنہ اس شعر پر آئے

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَسَیْفٌ یُسْتَضَاءُ بِہٖ

مُہَنَّدٌ من سیوف اللہ مسلول!

"یعنی ہمارے حضور یقیناً برہنہ تلوار ہیں۔ اور اس کی چمک سے نورِ ہدایت عالم میں عام پھیل رہا ہے۔"

تو حضور نے بردیمانی کعب کو عطا فرمائی۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت کعب نے مُھَنَّدٌ من سیوف الہند مسلول کہا تھا اس لئے کہ ہندوستان کے لوہے کی تلواریں عرب میں بہت مشہور تھیں۔ تو حضور نے سیوف الہند کی جگہ سیوف اللہ فرما کر اصلاح کی۔ اور یہ چادر ایک مدت تک آپ کے گھرانہ میں تبرکاً رہی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس ردا مبارک کو دس ہزار درم میں لینا چاہا۔ مگر حضرت کعب نے عطایہ سرکار کے بدلے درم و دینار پسند نہ کیے۔ آخرش ورثار کعب سے بعد وفات کعب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے تیس ہزار درم کو خرید لیا۔ اور اُن کے بعد خاندانِ عباسیہ میں بھی یہ تبرکاً رہی۔ اور تاجپوشی کے وقت خلیفہ کے شانوں پر ڈالی جاتی تھی۔ پھر فتنہ تاتاریہ میں یہ چادر شریف مفقود ہو گئی۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قصیدہ کی بخششوں میں دربارِ رسالت سے عطا ردا ہوئی ہے اور بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اگر عطا ہوئی ہو۔ تو تعجب نہیں۔

لہٰذا قصیدہ بردہ کا نام ردا اور بردِ یمانی سے منتسب ہونا صحیح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

# آدابِ قرأت قصیدۂ مبارکہ

اوّل ایک نکتہ عجیبہ مرکوزِ خاطر رہے۔ کہ اس قصیدہ مبارکہ کی ابتدا میں ایک بشارتِ خاص ہے۔ اور انتہام قصیدہ میں اُس بشارت کا نتیجہ ہے جو بزبانِ حال بتا رہا ہے کہ اس قصیدہ کا ملازم ہمیشہ امن میں رہ کر فرح و طرب کے قلعہ حصین میں محفوظ رہے گا۔

چنانچہ اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ میں اَمِنْتَ نکلتا ہے۔ جس کے معنی ہیں تو امن میں آگیا۔ اور قصیدہ میں ہے۔ وَاَطْرَبَ الْعِیْسَ حَادِی الْعِیْسِ بِالنَّغَمِ تو امن و امان کا نتیجہ طرب و فرحت ہے۔ گویا قصیدہ مبارکہ اَمِنْتَ شروع کرنے والے کو ختم پر خیریت کی بشارتِ عظمیٰ دیتا ہے[1]۔

---

[1] یہ مضمون قصیدہ بردہ کے پہلے اور آخری شعر کی شرح میں صاحب عطر الوردہ نے بھی درج کیا ہے ۱۲

اس قصیدہ مبارکہ کے آداب تلاوت میں اوحد العلماء الاعلام و مفرد العظماء الفخام الانسان الکامل الجہبذ الفاضل ذو النسب الرفیع السامی صاحب الادب البدیع النامی، قاموس البلاغۃ و الفصاحۃ و نبراس الافہام السید عمر افندی مفتی مدینۃ خرپوت و مفید الحکام صحیح الاحکام فرماتے اور فتویٰ دیتے ہیں۔ کہ اس قصیدہ کے پڑھنے میں چند شروط و آداب کا لحاظ لازمی ہے۔ ورنہ اگر نتیجہ میں فائدہ نہ ظاہر ہو تو قصیدہ کی بے اثری نہ سمجھی جائے بلکہ اپنی غلطی پر اُس کو محمول کرے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ امام غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اس قصیدہ مبارکہ کو ہر رات پڑھا کرتے۔ تاکہ اس کی برکت سے زیارت سرکار ابد قرار صلے اللہ علیہ وسلم حاصل کریں۔ ایک مدت تک پڑھا۔ مگر زیارت سے مشرف نہ ہوئے تو انہوں نے اپنے شیخ کامل کی خدمت میں عرض کیا کہ اس میں کیا راز ہے۔ آپ نے جواب دیا۔ لعلک لا تراعی شرائطھا "غزنوی شاید تو اس کی شرائط کی رعایت نہیں کرتا۔ علامہ غزنوی نے عرض کیا لا بل اراعیھا۔ نہیں حضور میں خاص رعایت اور توجہ سے پڑھتا ہوں۔ فراقب الشیخ تو اُن کے شیخ نے مراقبہ کیا۔ اور فرمایا۔ وقفت علی سرہ وھو انک لا تصلی بالصلوٰۃ التی صلی بھا الامام البوصیری اذ ھو یصلی علیہ علیہ السلام بقولہ ؎

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؎ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

غزنوی زیارت نہ ہونے کا جو راز ہے وہ معلوم ہو گیا۔ وہ یہ ہے کہ تم وہ درود نہیں پڑھتے جو امام بوصیری نے حضور پر اس قصیدہ کو سناتے ہوئے پڑھا تھا۔ اور وہ درود یہ ہے ؎

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؎ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

اور اس قصیدہ میں اس درود کا پڑھنا ہی خاص سر ہے۔ اس کے سوا اور کوئی درود نہ ہو چنانچہ شرائط قرأت میں اول یہ ہے کہ

(۱) باوضو ہو۔

(۲) قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھ کر پڑھے۔

(۳) تصحیح الفاظ میں خاص کوشش کرے اور زیر زبر کا لحاظ رکھے۔

(۴) جو شعر پڑھے۔ اُس کے معنی کو سمجھتا ہو اس لئے کہ دعا کے لفظوں کو اگر نہ سمجھتا ہو۔ تو اس

کی تاثیر جاتی رہتی ہے۔ جیساکہ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مقدمہ حزب الاعظم میں فرمایا:-

فعلیک بحفظ مبانیہ والتامل فی معانیہ'

(۵) ہر شعر کو شعر کی طرح پڑھا جائے نہ کہ نثر کی طرز پر۔

(۶) تمام قصیدہ اوّل حفظ ہو۔ پھر معمولاً پڑھے

(۷) جو اس کی قرات کرے۔ اور ورد بنائے۔ وہ پہلے اجازت کسی ماذون سے حاصل کرے۔

(۸) قصیدہ کے اوّل اور آخر میں مخصوص وہ درود پڑھا جائے جو امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے سرکارِ والا میں پڑھا تھا یعنی

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا　　عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

یہ شرائط علامۃ الفہامہ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ کے شارح شیخ خرلوتی مفتی مدینہ خرلوتی نے اپنی شرح میں نقل فرمائیں اور صاحب الشوارد الفردہ نے سلسلہ سہروردیہ کے قاعدہ کے تحت طریقِ تلاوت یوں لکھا ہے کہ مجھ کو اپنے والد ماجد میر سید علی بخاری سہروردی علیہ الرحمۃ سے اس کی اجازت ہے۔ طریقِ تلاوت یوں لکھا ہے کہ:-

(۱) جس دن شروع کرنا ہو۔ حسبِ مقدور ایک یا چند محتاجوں کو کھانا کھلائیں۔ اور کھانا شیریں نمکین دو طرح کا ہونا چاہیئے۔ اوّل اُس کھانے پر حضور کی وساطت سے مصنف قصیدہ کی فاتحہ ہو۔

(۲) صاف اور خوشبودار لباس پہن کر قصیدہ شروع کیا جائے۔

(۳) جس شعر میں حضور کا نام نامی آتے اُس کی تین بار تکرار کی جائے اور درود پڑھا جائے۔

(۴) وقتِ معین پر روزانہ کا ورد رہے۔

(۵) مقدرت ہو تو ہر ماہ کے آغاز میں طریقِ مذکور پر کھانا کھلایا جائے۔

(۶) قصیدہ شروع کرنے سے اوّل یہ درود شریف پڑھا جائے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْاَ الدُّنْیَا وَمِلْاَ الْاٰخِرَۃِ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْاَ الدُّنْیَا وَمِلْاَ الْاٰخِرَۃِ وَارْحَمْ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا

مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ الْآخِرَةِ اللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ يَا اللهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ
يَا جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ يَا عِمَادَ مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ يَا سَنَدَ
مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهٗ يَا حِرْزَ الضُّعَفَاءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَآءِ
يَا عَظِيْمَ الرَّجَاءِ يَا مُنْقِذَ الْهَلْكٰى يَا مُنْجِى الْغَرْقٰى يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ
يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ يَا مُنِيْرُ اَنْتَ الَّذِىْ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ
النَّهَارِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ وَدَوِیُّ الْمَاءِ وَنُوْرُ الْقَمَرِ يَا اللهُ
اَنْتَ اللهُ لَا شَرِيْكَ لَكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ
وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِجْ
حُجَّتَهٗ وَاَبْلِغْهُ مَامُوْلَهٗ فِىْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاُمَّتِهٖ۔

(۷) قصیدہ ختم کر کے یہ دعاء پڑھی جائے:۔

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِىْ بِعَيْنِكَ الَّتِىْ لَا تَنَامُ وَاكْفِنِىْ بِرُكْنِكَ الَّذِىْ
لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِىْ بِقُدْرَتِكَ عَلَیَّ فَلَا اَهْلِكَ وَاَنْتَ رَجَائِىْ فَكَمْ
مِنْ نِعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِىْ وَكَمْ مِنْ بَلِيَّةٍ
ابْتَلَيْتَنِىْ بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِىْ فَيَا مَنْ قل عند نعمته شكرى فلم
يحرمنى ويا من قل عند بلية صبرى فلم يخذلنى ويا من رانى
على الخطايا فلم يفضحنى يا ذا المعروف الذى لا ينقضى ابدا ويا
ذا النعماء التى لا تحصى ابدا اسئلك ان تصلى على سيدنا محمد و
على آل سيدنا محمد وبك ادرء فى نحور الاعداء والجبابرة
اللهم انك تعلم سرى وعلانيتى فاقبل معذرتى وتعلم حاجتى
فاعطنى سئولى وتعلم ما فى نفسى فاغفر لى ذنوبى۔ آمين برحمتك
يا ارحم الراحمين ۝

# منتخب اشعار قصیدہ بردہ برائے حصول مرام

## ہدایت خواندن شعر برائے حصول مرام

(۱) مندرجہ ذیل اشعار میں سے جو شعر پڑھا جائے۔ اُس کے اول آخر تین بار یہ درود شریف ضرور پڑھا جائے ؎

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً — عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

(۲) جو شعر پڑھا جائے۔ اُس کی زیر زبر اور صحت الفاظ کا خاص لحاظ رکھا جائے۔

(۳) خشوع و خضوع سے باوضو رو بقبلہ بیٹھ کر پڑھا جائے۔

(۴) اول کچھ فاتحہ بتوسل سید اکرم صلی اللہ علیہ وسلم امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کی ہو۔

### خواص از شرح خرپوتی

ضُعفِ قلب و غمگینی و تنگی نفس کے لئے یہ شعر مبارک حروفِ مقطعات میں سیب پر لکھ کر کھلائیں۔ چند روز کھلانے سے صحت ہو گی۔ اور اگر شیشہ کے برتن پر شعر لکھا جائے اور دھو کر پلایا جائے تو ضیق النفس کو عجیب الاثر ہے۔ ؎

لَوْلَا الْھَوٰی لَمْ تُرِقْ دَمْعاً عَلٰی طَلَلٍ — وَلَا اَرِقْتَ لِذِکْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

### تنبیہ

حروفِ مقطعات لکھنے کے یہ معنی ہیں: کہ مرکب حروف کو علیحدہ علیحدہ لکھا جائے حسب طریقۂ ذیل:۔

ل و ل ا ل ہ و ی ل م ت ر ق د م ع ا ع ل ا ط ل ل - و ل ا ا ر ق ت ل ذ ک ر
ا ل ب ا ن و ا ل ع ل م +

### خواص ایضاً منہ

برائے قضاء حاجات و حصول مرادات تین بار یہ شعر پڑھ کر کام شروع کرے۔ انشاء اللہ

حاجت و مقصد پورا ہو۔

فکیف تنکر حبا بعد ما شہدت    بہ علیک عدول الدمع والسقم

## خواص ایضاً منہ

(۱) اگر اپنی بیوی کی طرف سے کسی راز مخفی کا وہم ہو۔ تو اس شعر کو لیموں کے پتے پر لکھ کر جب کہ وہ سو رہی ہو۔ اُس کے سینہ پر رکھ دیں لیکن یہ خیال رہے کہ بائیں چھاتی پر رکھیں تو وہ سوتے ہوئے سب کچھ ظاہر کر دے گی۔

(۲) اور اگر کسی پر چوری کا شبہ ہو تو شعر مذکور مینڈک کی رنگی ہوئی کھال پر لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے اور اس سے سوال کرے۔ وہ دہشت زدہ ہو کر علی الفور اقرار جرم کرے گا۔ باذن اللہ تعالیٰ۔

نعم سرای طیف من اھوی فارقنی    والحب یعترض اللذات بالالم

## خواص ایضاً منہ

برائے مقہوری اعداء گول کاغذ پر یہ شعر مدور سطر میں لکھ کر اپنے عمامہ کے اندر رکھے۔ اور پیشانی کی طرف یہ شعر رہے۔ انشاء اللہ دشمن ذلیل ہو۔ اور خود اُس کے شر سے محفوظ رہے ۵

محضتنی النصح لکن لست اسمعہ    ان المحب عن العذال فی صمم

## خواص ایضاً منہ

برائے مقہوری اعداء گول کاغذ پر یہ شعر مدور سطر میں لکھ کر اپنے عمامہ میں اس طرح رکھے کر پیشانی کی طرف یہ نقش رہے۔ انشاء اللہ شر عدو سے محفوظ و مصئون رہے گا۔ اور اگر مطالعہ کتب سے جی گھبرائے اور مضمون کتاب سمجھ میں نہ آئے تو یہ شعر ایک سو انیس بار پڑھ کر مطالعہ کرے۔ انشاء اللہ کتاب حل ہو گی ۵

واستفرغ الدمع من عین قد امتلأت    من المحارم والزم حمیۃ الندم

## خواص ایضاً منہ

مصر علی العصیان) کی اصلاح کے لئے یہ عمل عجیب الاثر ہے۔ مندرجہ ذیل شعر ایک کاغذ پر بعد نماز جمعہ لکھ کر گلاب کے عرق سے دھو کر پلائیں۔ اور اُسی جگہ رو بقبلہ بٹھائیں اور خشوع و

خضوع سے بارگاہِ الٰہی میں دُعا، توفیق توبۃ النصوح کرائیں۔ عصر و مغرب وہاں ہی پڑھی جائے۔ عشاء تک اسی طرح صلوٰۃ وسلام بخشوع وخضوع پڑھا جائے۔ تو انشاء اللہ ہر قسم کے کبائر سے محفوظ رہے ۔

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا فَاِنَّكَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

خواص ایضاً منہ

برائے حاجاتِ دینی و دنیوی یہ بیت مبارک ایک مجلس میں ایک ہزار ایک مرتبہ معہ اوّل آخر درود و قصیدہ گیارہ گیارہ بار پڑھے۔ انشاء اللہ ایک ہی مجلس کے پڑھنے سے مراد پوری ہو۔ اور اگر اتنی مقدار نہ پڑھ سکے تو میرا تجربہ ہے کہ ہر وقت پڑھتا رہے۔ تو بھی اس کی برکات سے محروم نہیں رہتا۔ بفضلہٖ تعالیٰ مراد پوری ہوتی ہے ۔

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٖ

خواص ایضاً منہ

برائے آسانی سکراتِ موت بالین مریض پر پڑھیں۔ اگر وقت پورا ہو چکا ہے۔ موت آسانی سے ہوگی۔ ورنہ شفاء عاجل حاصل ہو۔ ۔

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهٗ اٰيَاتُهٗ عِظَمًا اَحْيَى اسْمُهٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمٖ

خواص ایضاً منہ

جنگل یا آبادی میں جب کہ وحوش و سباع کا خطرہ ہو۔ تو یہ شعر سات بار یا نو بار پڑھ کر اپنے گرد انگشتِ سبابہ[1] سے حصار کرے۔ انشاء اللہ دائرہ کے اندر وہ وحشی داخل نہ ہو سکے گا بلکہ اگر سبُعی[2] مزاج کا انسان بھی ہوگا۔ تو اُس سے بھی محفوظ رہے ۔

وِقَايَةُ اللّٰهِ اَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ مِّنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمٖ

خواص ایضاً منہ

سفر میں جاتے ہوئے یہ بیت مبارک ایک کاغذ پر لکھ کر پہلا مصرع اپنے گھر میں رکھ دے۔

---

[1] شہادت کی انگلی سے اپنے گرد دائرہ لگالے ۱۲ [2] درندہ صفات یعنی ظالم ۱۲

اور دوسرا مصرع اپنے ساتھ سفر میں لے جائے۔ انشاء اللہ بعافیت گھر واپس آئے ۵

ماسامنی الدھر ضیماً واستجرت بہ الا ونلت جوارا منہ لم یضم

## خواص الضامنہ

اگر کسی عورت نے مرد کو باندھ دیا ہو۔ یعنی اُس کے سوا کسی سے مجامعت کے قابل نہ ہو سکتا ہو۔ تو تین انڈے مرغ کے جوش دے کر چھیلے اور دو انڈوں پر حروف مہملہ میں پہلا مصرع اس طرح لکھے۔ کہ دونوں انڈوں کے چاروں طرف حروف پُر ہو جائیں۔ اور دوسرا مصرع تیسرے انڈے پر اُسی طرح لکھ کر پہلے مصرع کے دونوں انڈے خود کھالے۔ اور تیسرا انڈا عورت کو کھلا دے۔ انشاء اللہ کھل جائے گا اور سحر سفلی جو اُس پر کیا گیا ہے۔ رد ہو جائے گا۔ ۵

وبت ترقی الی ان نلت منزلۃ من قاب قوسین لم تدرک ولم ترم

---

یہ اشعار تو وہ ہیں جو علامہ خرپوتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شرح میں خاص طور پر بیان فرمائے اب وہ اشعار نذرِ ناظرین ہیں جو ہمارے اجداد کرام سے ہمارے خاندان میں عملاً معمول ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

## خواص

امن تذکر جیران سے فما لعینیک ان قلت تک تین شعر ہوتے ہیں۔

ان تینوں اشعار کو اگر شیشہ کے برتن پر لکھ کر مینہ کے پانی سے اُس جانور کو پلایا جائے جو تابعِ فرمان نہ ہو۔ تو علی الفور متبع ہو جائے۔

اور اگر یہ تینوں شعر ہرن کی جھلی پر لکھ کر لکنت والے کے بازو پر باندھ دیں تو رکاکتِ لسانی دور ہو۔ اور بعون اللہ تعالیٰ فصیح اللسان ہو جائے۔

## خواص بیت

جس شخص کے دل میں حزن وملال یا تنگی ہو۔ اور مکدر رہتا ہو۔ اُسے یہ بیت مبارک حروف مقطعہ میں سیب پر لکھ کر کھلائیں۔ انشاء اللہ رفع مرض ہوگا۔ اور اگر شیشہ پر لکھ کر دھو کر پلا دیں تو بھی مفید ہوگا۔ لیکن تفاح یعنی سیب پر لکھ کر دینا زیادہ مفید ہے ۵

٥ فَکَیفَ تُنکِرُ حُبًّا بَعدَ مَا شَہِدَت
بِہٖ عَلَیکَ عُدُولُ الدَّمعِ وَالسَّقَمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الکَونَینِ وَالثَّقَلَینِ
وَالفَرِیقَینِ مِن عُربٍ وَّمِن عَجَمِ

یہ بیت مبارک ہر قسم کے آسیب زدہ پر پڑھ کر دم کریں اور چینی پر لکھ کر پلائیں تو چند روز میں شفا حاصل ہو۔ بلکہ اس کا تعویذ لکھ کر گلے میں باندھ دیں۔

---

# صاحبِ قصیدہ بُردہ علاّمہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

**عشقِ مصطفےٰ اور نعت گوئی** سرکارِ دو عالم جناب رسالت مآب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ کی ذاتِ اقدس سے اظہارِ محبت وعقیدت مسلمانوں کا جزوِ ایمان ہے

صحابہ کرام اور صالحین اُمت اسی جذبۂ محبت سے سرشار تھے اور یہی چیز ان کے لئے مایۂ صد افتخار رہی۔ اُمتِ مسلمہ کے شاہ وگدا کے درجات ومراتب کا معیار بھی محبتِ رسول ہی رہا ہے عمل بالقرآن، اتباعِ سُنتِ رسول، صلوٰۃ وسلام، نعت ومنقبت اظہارِ محبت کے مختلف انداز ہیں۔ اور عاشقانِ رسول اسی متاعِ عزیز کے سہارے کائناتِ ارضی پر چھائے رہے ہیں۔

آنکہ عشقِ مصطفےٰ سامانِ اوست! بحر و بر در گوشۂ دامانِ اوست!

محبتِ رسول ہی وہ جذبہ ہے۔ جس کی بدولت شرقی وغربی، عجمی وعربی، رومی وشامی، گورے اور کالے شاہ وگدا مدحت سرائے رسول ہوئے۔ سرکارِ دو عالم کی بارگاہ میں بیٹھنے والوں میں سے نعت خوانانِ رسول کو ایک خاص مقام حاصل رہا ہے۔ عالم اسلام کی برگزیدہ شخصیتوں میں مدحت سرائے رسول بڑے بلند وارفع مقام پر فائز ہے۔ عربی زبان میں نعتِ رسول کا گراں قدر ذخیرہ موجود ہے۔ فارسی، اردو میں نعتیہ اشعار کا بحرِ ذخار موجود ہے۔

**قصیدہ بُردہ** حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے لیکر علامہ بوصیری صاحبِ قصیدہ بردہ کے عہد تک (۶۰۸ھ تا ۶۹۵ھ) ہزاروں قصائد لکھے گئے جو سرکارِ دو عالم کے محاسن سے پُر ہیں۔ مگر علامہ بوصیری کے قصیدہ بردہ کو جس خاص شفقت سے نوازا گیا ہے۔ وہ حضرت بوصیری کا ہی حصہ ہے۔ اس قصیدہ کو خود سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحبِ قصیدہ کی زبانی خواب میں سُنا۔ چادر انعام میں بخشی۔ بدنی اور روحانی بیماریوں سے نجات دی۔ اور پھر سب سے بڑھ کر اپنے نعت خوانوں میں منفرد اور ممتاز مقام بخشا۔ رسالت کا وہ کونسا پروانہ ہے جو بوصیری کی زبان سے کہا ہوا قصیدہ نہیں پڑھتا۔

مشائخ، علماء اور صوفیا نے اسے ہر دور میں حرزِ جان بنایا، ہر مجلس میں پڑھا، ایک بار نہیں ہزار بار پڑھا۔ لاکھوں صالحین اُمت اسی قصیدہ بردہ کو پڑھتے پڑھتے بارگاہِ نبوت میں باریاب

ہوئے اور حقیقت یہ ہے کہ اس تاریخ ساز قصیدہ نے جہاں عاشقانِ رسول کو ایک مقبول و مرغوب روحانی غذا دی وہاں صاحب قصیدہ کو آسمانِ شہرت کی ان بلندیوں پر پہنچا دیا جہاں بہت کم لوگوں کی رسائی ہوئی ہے۔

**علامہ بوصیری**

محمد بن سعید المعروف بہ علامہ بوصیری رحمتہ اللہ علیہ یکم شوال ۶۰۸ھ (۷ مارچ ۱۲۱۲ء) مصر میں ایک قصبہ دلاص میں پیدا ہوئے۔ آپ قبیلہ صنہاجہ سے تعلق رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ عرب کے بعض تذکرہ نگار آپ کو صنہاجی اور مقام ولادت کی وجہ سے دلاصی اور مقام سکونت کی وجہ سے بوصیری لکھتے آئے ہیں۔ آپ نے تیرہ سال کی عمر میں حفظِ قرآن کیا اور دیگر اسلامی علوم میں مہارت حاصل کر کے یک گونہ کمال حاصل کر لیا۔ آپ کے کلام میں جن اصطلاحات اور تلمیحات کا تذکرہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ علم حدیث، سیر، مغازی اور علم کلام میں پوری پوری صلاحیت رکھتے تھے۔ وہ علم ادب، بدیع، بیان اور صرف و نحو میں مشاق دکھائی دیتے ہیں۔ آپ کا مجموعہ کلام دیوانِ بوصیری مصر میں کئی بار چھپا۔ انگریزی اور جرمنی میں اسکے تراجم ہوئے۔ یہ دیوان آپ کی قادر الکلامی پر شاہد عادل ہے۔ اہل علم نے آپ کے شاعرانہ کمالات اور ادبی مقام پر دادِ تحسین پیش کی ہے۔ شیخ الاسلام علامہ سیوطی، علامہ ابن العماد حنبلی، ابن شاکر کتبی، پطرس بستانی (صاحب ادباء العرب)، ابن سید الناس (حضرت بوصیری کے شاگرد) جیسے حضرات نے بڑی فراخدلی سے آپ کے کمالاتِ علمی کا اعتراف کیا ہے مستشرقین میں سے نکلسن اور گاربری بھی آپ کی جلالتِ شان کے قائل ہیں۔

**بیعت**

آپ تصوف میں حضرت ابو العباس احمد المرسی (م ۶۸۶ھ) کے مرید تھے۔ اور اپ سے ہی روحانی مقامات طے کئے۔ آپ اپنے زمانہ کے رواج کے مطابق فکرِ معاش کو دور کرنے کے لئے وزیر زین الدین یعقوب بن زبیر کے شاہی کاتب تھے۔ بعد ازاں مختلف درباروں تک رسائی حاصل کی عمر کا ایک حصہ اس بادیہ میں گزارنے کے بعد آپ نے اپنے آپ کو ثنا خوانی رسول کے لئے وقف کر دیا۔ اور پھر کوئے حبیب سے عمر بھر قدم باہر نہ رکھا

علامہ بوصیری جس زمانہ میں پیدا ہوئے۔ مصر بڑے انقلابی دور سے گزر رہا تھا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کا بھائی الملک العادل ابوبکر مصر و شام کا حکمران تھا۔ مگر اس کی وفات کے بعد

ایوبیوں میں خانہ جنگی شروع ہو گئی اور یکے بعد دیگر مختلف لوگ تخت نشین ہوتے رہے۔ ایران و توران، عباسیہ اور خوارزمیوں کی باہمی کشمکش کا میدان بنے ہوئے تھے۔ مصر و شام صلیبیوں کے حملوں اور پھر باہمی آویزشوں کا نشانہ تھے۔ شمال سے تاتاری حملہ آور عظمت اسلام کو تہس نہس کر رہے تھے۔ ان حالات میں عالم اسلام پر جو کچھ گذری وہ علامہ بوصیری کی نظروں کے سامنے گذری۔ آپ دس سال تک بیت المقدس میں مصروف ریاضت و عبادت رہے۔ پھر سرزمین حجاز میں قیام پذیر ہوئے اور اپنے شیخ کے قدموں میں سکون کی دولت حاصل کرتے رہے۔

## بوصیری کے عہد میں مسلمانوں کی حالت

پروفیسر نکلسن نے آپ کے عہد کو شاندار تاریخ کا المناک اختتامیہ، قرار دیا ہے۔ اگرچہ کچھ زمانہ گزرنے کے بعد مسلمانوں کی ترک، مغل اور ایرانی سلطنتیں قائم ہو گئیں۔ مگر غازیان اسلام کا ہر اول دستہ کہاں گیا جو مدینہ منورہ سے صلوٰۃ و سلام کی تازگی لے کر روانہ ہوا تھا۔ عرب کے وہ جیالے کن وادیوں میں کھو گئے جو شعلہ بداماں زباں، برق پاش فصاحت اور آتش زیر پا تلواریں لے کر باطل پر ٹوٹ پڑتے تھے۔ عرب کے وہ حُدی خواں کہاں گئے جنہوں نے صحرائے عرب سے نکل کر اسلام کے پرچم کو اپنے زمانہ کے متمدن ترین خطوں میں لہرایا تھا، دنیا کے مزاج کو بدلا تھا، سوچنے کے انداز بدلے تھے، ذہنِ انسانی کو نئے افکار سے روشناس کیا تھا۔ بوصیری کے زمانہ میں عہد رفتہ کی یہ عظمتیں عرب کے صحراؤں، غرناطہ کے سبزہ زاروں، اور نیل کی وادیوں میں بکھری دکھائی دیتی تھیں۔ انہی مدہم روشنیوں میں علم و ادب کا کارواں، لُٹا لُٹا کارواں شکست خوردہ قوم اور احساسِ شکست سے دبا ہوا قافلہ سرگرم سفر تھا۔ بے منزل، بے مقصد اور بغیر کسی نصب العین کے ایک معاشرہ زندگی بسر کر رہا تھا۔ اس عہد کا ادب جس میں علامہ بوصیری کو زبانِ فصاحت وا کرنا پڑی ایک جمودی ادب تھا۔ ایک مایوس اور قنوطیت زدہ قوم کا ادب تھا، ایک لُٹی ہوئی تہذیب کا جسد بے جان تھا، سیاسی انحطاط، معاشی بدحالی اور ثقافتی بے راہ روی اس ادب کا خاصہ بن چکے تھے۔ شعراء پر جود تھا اگرچہ شاعر تھے۔ دیوان بھی مرتب ہوئے تھے، شعر بھی کہے جاتے تھے، لیکن متنبی، معری اور ابن الفارض سے اس دور کے شعراء کو کیا نسبت تھی۔ باایں ہمہ علامہ بوصیری نے اس دور میں ایک اچھا ادب پارہ پیش کیا۔ جسے ہم قصیدہ بُردہ

کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

## قصیدہ بُردہ کی مقبولیت

ناقدین نے اس قصیدہ عالیہ کی ادبی خوبیوں اور بعض مخصوص صنعتوں کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ قصیدہ بُردہ کو مصنف نے دس فصلوں میں تقسیم کیا ہے۔ ہر فصل میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محاسن و محامد کو اثر کھے انداز میں بیان کیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ عاشقانِ رسول کے لئے بڑا قابل قدر سامان جمع کر دیا ہے۔ میلادِ پاک سے لیکر وصال مبارک تک آپ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو بڑی محبت سے بیان کیا ہے۔ ۱۶۲ شعروں کا یہ قصیدہ مرصع اہلِ دل کی روحانی غذا بنا ہُوا ہے۔ ابتدائے کار سے لیکر آج تک اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اسے روحانی فائدوں کیلئے استعمال کیا جاتا رہا ہے اور اس سے فیضان کی بارشیں حاصل ہوتی رہیں۔ وظیفہ جان کر پڑھا جاتا رہا۔ مقدس عبادت گاہوں کے در و دلوار اس کے اشعار سے مزین رہے۔ اور اب تک اہل اللہ کی پاکیزہ مجالس میں اہتمام سے پڑھا اور سُنا جاتا ہے۔ شعراء نے اس قصیدہ پر ہزاروں تضمینیں لکھیں سینکڑوں شرحیں کیں اور درجنوں تشطیریں لکھیں۔ اگر ہم ان تمام شروح و متعلقات کی تفصیل لکھیں۔ تو ایک دفتر درکار ہے تاہم قارئین کے ذوق کے لئے ہم ایک مختصر سا خاکہ ان متعلقات کا ذکر کرتے ہیں جنہیں ماہر کتابیات ترکی عالم علامہ مصطفےٰ بن عبد اللہ المعروف بہ حاجی خلیفہ و کاتب چلپی نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب کشف الظنون کی جلد دوم (مطبوعہ استنبول ۱۹۴۳ء) میں درج کیا ہے

اس کتاب میں اُنہوں نے تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ان کی نگاہ میں عربی زبان میں قصیدہ بردہ کی چالیس ۴۰ شرحیں گذری ہیں جنہیں ہر دور کے معروف شعراء، ادباء، علماء اور صوفیاء نے تالیف کر کے اپنے ذوق کا ثبوت دیا ہے۔ بیس ۲۰ تخمیسیں، چودہ ۱۴ تسبیعیں (قصیدہ کے ہر شعر کے پہلے مصرع کو لیکر اس کے ہم قافیہ و ردیف پانچ مصرعوں کے اضافہ کو تسبیع کہتے ہیں) نو ۹ تشطیریں۔ (ہر شعر کے درمیان میں دو مصرعوں کا اضافہ تشطیر کہلاتا ہے) اور کئی ایک تذئیلیں (ہر شعر کے نیچے چند مصرعوں کے اضافہ کو تذئیل کہتے ہیں) اور سینکڑوں تضمینیں لکھی گئی ہیں۔ ان شرحوں اور تضمینوں کے علاوہ قصیدہ بردہ کے متعدد تراجم دُنیا کی اکثر زبانوں میں کئے گئے۔ لاطینی، جرمنی، فرانسیسی، انگریزی، ملائی۔ فارسی، اُردو، ترکی اور پنجابی میں بڑے ترجمے لکھے گئے اور ان میں سے اکثر چھپے۔ ان دنوں

اُردو تراجم میں خان بہادر محمد حسین خاں، مولانا عزیز الدین، بہاولپوری مطبع مجیدی کانپور، تاج کمپنی لاہور، اصح المطابع کراچی اور مولانا نور بخش توکلی مجددی، علی محسن صدیقی اور محمد فضل احمد عارف کا ترجمہ بہت مقبول ہے۔ مولانا عزیز الدین بہاولپوری نے سرائیکی میں ترجمہ لکھا۔ پنجابی کے اکثر ترجمے پنجابی شعروں میں لکھے گئے۔ مولانا نبی بخش حلوائی مرحوم مؤلف تفسیر نبوی کا پنجابی ترجمہ خاصا مشہور ہُوا۔ جاوا (انڈونیشیا) میں جاوی زبان میں ۱۳۱۲ھ میں ترجمہ طبع ہُوا۔ (ماخوذ از طیب الوردہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# قصیدۂ بردہ شریف

بدو منظوم تراجم (اردو فارسی)

| فارسی ترجمہ | اردو ترجمہ |
|---|---|
| از مولانا عبدالرحمٰن جامی | از محمد فیاض الدین نظامی |

۱

أَمِنْ تَذَكُّرِ جِيرَانٍ بِذِي سَلَمٍ
مَزَجْتَ دَمْعاً جَرَى مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمِ

کیا تمہیں یاد آگئے ہمسایگانِ ذی سلم — خون کے آنسو جو آنکھوں سے رواں ہیں دمبدم

اے زیادِ صحبتِ یارانت اندر ذی سلم — اشکِ چشم آمیختی با خوں رواں گشتہ بہم

۲

أَمْ هَبَّتِ الرِّيحُ مِنْ تِلْقَاءِ كَاظِمَةٍ
وَأَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظَّلْمَاءِ مِنْ إِضَمِ

یا صبا لاتی ہے سمتِ کاظمہ سے اک پیام — یا ہوا بجلی سے روشن رات میں کوہ اضم

یا مگر از کاظمہ بادے وزید از کوئے دوست — یا مگر در نیم شب برقے جہید از اضم

۳

فَمَا لِعَيْنَيْكَ إِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا
وَمَا لِقَلْبِكَ إِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمِ

کیا ہوا آنکھوں کو تیری رو رہی ہیں زار زار | کیا ہوا دل کو ترے کیوں اس قدر کھاتا ہے غم
چیست چشمت را چہ گوئی خشک شو گریاں شود | چیست دل گوئی بہوش آشیفتہ گردد ز غم

۴

أَيَحْسَبُ الصَّبُّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ
مَا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِنْهُ وَمُضْطَرِمِ

ہے عبث تیرا گماں چھپتا نہیں ہے رازِ عشق | اسکو افشا کر رہے ہیں سوزِ دل اور چشم نم
اے تو پنداری کہ عشقِ عاشقاں پنہاں شود | با وجود آتشِ دل سوز و آبِ چشمِ نم

۵

لَوْلَا الْهَوَى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلَى طَلَلٍ
وَلَا أَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

یوں نہ ویرانوں پہ روتا گر نہ ہوتا سوزِ عشق | مضطرب کرتے نہ تجھ کو قصۂ بان و علم
گر نہ بودے عشق اشکت بر طلل کے ریختی | کے بدی بے خواب چشمت از غمِ بان و علم

۶

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ
بِهِ عَلَيْكَ عُدُولُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

عشق سے انکار کرنا تیرا ممکن ہی نہیں | ہیں گواہ معتبر صورت تری اور چشم نم
چوں کنی انکارِ عشقش چوں گواہی میدہند | بر تو اشکِ چشم دیگر زردی روئے سقم

۷

وَأَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى

مِّثْلَ الْبَهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

خطِ اشک اور لاغری نے عشق ثابت کر دیا — زردگل کی طرح رخساروں پہ مانندِ عنم

عشق ثابت کرد بر رو خطِ اشک و لاغری — چوں بہارِ روئے یار و سرخیِ شاخِ عنم

۸

نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ أَهْوٰى فَأَرَّقَنِيْ

وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْأَلَمِ

ہاں خیالِ یار نے مجھ کو جگایا رات بھر — لذتوں کو کر دیا ہے عشق نے رنج و الم

چوں خیالِ دلبرم آمد مرا بے خواب کرد — عشق آرد در میانِ خرمی رنج و الم

۹

يَا لَائِمِيْ فِي الْهَوَى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً

مِّنِّيْ إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

ناصحا تو عشق میں کر معذرت میری قبول — ہے اگر انصاف تجھ میں کر نہ مجھ پر یہ ستم

اے کہ در عشقم ملامت می کنی معذور دار — گر ترا انصاف باشد عذر آری از کرم

۱۰

عَدَتْكَ حَالِيْ لَا سِرِّيْ بِمُسْتَتِرٍ

عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِيْ بِمُنْحَسِمِ

اب تو واقف ہو چکے اغیار بھی تیرے سوا — درد میرا ہو نہیں سکتا کسی صورت سے کم

حالِ من وز تو گذشتہ سرِ من از دشمناں — نیست پنہاں و دردِ من زائل نگشتہ ادلم

۱۱

مَحَّضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَّسْتُ أَسْمَعُهُ

إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِي صَمَمِ

تھی نصیحت خوب لیکن اسکو سنتا کس طرح — ناصحا عاشق کے حق میں ہے سماعت کالعدم

تو نصیحت می کنی نیکو و من می نشنوم — عاشقاں باشند دائم از ملامت در صمم

۱۲

إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيحَ الشَّيْبِ فِي عَذَلِي

وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

کی ضعیفی نے نصیحت میں نے جھٹلایا اسے — گو نصیحت میں بڑھاپا ہے مبرا از تہم

شیب پندم داد و من بردم گمان بد برو — ورچہ شیب اندر نصیحت دور باشد از تہم

۱۳

فَإِنَّ أَمَّارَتِي بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ

مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

نفس امارہ نے لیکن جہل سے مانا نہیں — گرچہ پیری کی نصیحت تھی نہایت محترم

نفس فرماں دہ بہ بدہا میکند و نیم خراب — وز جہالت پند نپذیرد ز پیری و ہرم

۱۴

وَلَا أَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيلِ قِرَى

ضَيْفٍ أَلَمَّ بِرَأْسِي غَيْرَ مُحْتَشِمِ

اسکی مہمانی نہ کی کچھ میں نے کار خیر سے — آئی جب مہمان پیری سر پہ میرے ایک دم

ہم نکرد او کار نیکو بہر مہمانی او — بر سرم آمد فرود از من نگشتہ محتشم

۱۵

لَوْكُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّیْ مَا اُوَقِّرُہٗ
كَتَمْتُ سِرًّا بَدَالِیْ مِنْهُ بِالْكَتَمِ

کاش میں پہچانتا توقیر اس مہمان کی — پس چھپا لیتا سفیدی سر کی از رنگِ کتم

گر بدانستم کہ مہماں را نمیدارم عزیز — کردمے تغییر اسفیدیِ مویم از کتم

۱۶

مَنْ لِّیْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَايَتِهَا
كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

کون ہے جو نفسِ سرکش کو مرے یوں پھیر دے — روکتے ہیں جیسے گھوڑوں کی لگاموں سے بہم

نفسِ سرکش را ز بے راہی کہ می آرد براہ — چوں لگامے اسپ سرکش آورد از راہ ہم

۱۷

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِیْ كَسْرَ شَهْوَتِهَا
اِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّیْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

نفس کی خواہش گناہوں سے نہیں ہوتی ہے دور — جس طرح جوع البقر میں پر نہیں ہوتا شکم

پس مجو بر فعلِ عصیاں کسرِ شہوتہائے نفس — زانکہ قوت میدہد شہوت طعام اندر شکم

۱۸

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰى
حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

نفس کی ہیں عادتیں مانندِ طفلِ شیر خوار — دودھ پیتا جائے گا جب تک چھڑا دینگے نہ ہم

نفس چوں طفل ست گر شیرش دہی ہم می خورد — ور نہ شیرش باز داری او نہ خواہد ہیچ دم

۱۹

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهُ

اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ اَوْ يَصِمِ

خواہشوں کو روک ہرگز نفس کا تابع نہ ہو — ختم کر دے یا نہ تجھ کو عیب والا کر سی کم

باز گیرش از ہوا بر خود ہوا حاکم مکن — چوں ہوا حاکم شود دینت بشد یا گشت کم

۲۰

وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْاَعْمَالِ سَائِمَةٌ

وَاِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَا تُسِمِ

باز رکھ حسنِ عمل کو لذتِ تشہیر سے — اس چراگاہِ ہوس سے دور رکھ اپنا قدم

نفس را مقہور کن چوں در عمل جولاں کنی — ورنہ بگریزے انس گیرد باز دارش از ستم

۲۱

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِلْمَرْءِ قَاتِلَةً

مِنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ اَنَّ السُّمَّ فِي الدَّسَمِ

لذتیں چکنی غذا کی زہر قاتل تھیں مگر — کھانے والے نے نہ جانا اسمیں پوشیدہ ہے سم

لذتے کاں بامضرت باشد آراید بخلق — آنچناں کو در نیابد ایں کہ زہر اندر دسم

۲۲

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شِبَعٍ

فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

مکر سے کر خوف انکے شکم سیری ہو کر بھوک — آفتیں خالی شکم کی کچھ نہیں سیری سے کم

تو بترس از حیلہ ہائے نفس چوں جوع و شبع — گاہ باشد گشنگی بدتر ز سیری و تخم

۲۳

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ

مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

ان گناہوں میں جو آنکھوں میں بسے ہیں تو رو کر — منفعل ہو کر بہا اشکِ ندامت دمبدم

پس ببار از دیدگاں اشکت کہ چشمت پُر شدہ — از محارم پس ملازم شو بدرگاہِ ندم

۲۴

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا

وَإِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

نفس و شیطاں کا مخالف بن نہ مان ان کا کہا — انکی سمجھی بھی نصیحت جھوٹ سے کیا کچھ ہے کم

برخلافِ نفس و شیطان باش فرمانش مبر — در نصیحت میکنندت قولِ شاں دان متہم

۲۵

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا

فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

تو نہ کر ان کی اطاعت ہوں یہ حاکم یا عدو — جانتا ہے خوب تو مکرِ عدو و مکرِ حکم

ترک کن فرمانِ ایشاں خصم باشند یا حکم — زانکہ میدانی تو مکرِ خصم و ہم مکرِ حکم

۲۶

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ

لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِذِي عُقُمٍ

توبہ کرتا ہوں میں قولِ بے عمل کے واسطے — بانجھ عورت سے امید اولاد کی رکھتے ہیں ہم

می کنم استغفر اللہ از کلامِ بے عمل — بچہ میخواہم اناں زن کو بود صاحب عُقم

۲۷

أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَا ائْتَمَرْتُ بِهٖ

وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِيْ لَكَ اسْتَقِمِ

کی نصیحت دوسروں کو اور رہیں خود بے عمل — ہو نصیحت کا اثر کیا بے عمل جب خود ہیں ہم

امر کردم من بخیرت خود نکردم ہیچ چیز — راستی در دیں نکردم پس چہ سود از گفتنم

۲۸

وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً

وَلَمْ أُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَلَمْ أَصُمِ

اک نفل کا بھی نہیں ہے زادِ راہ آخرت — جز نمازِ فرض و روزہ کچھ نہیں رکھتے ہیں ہم

توشہ ہرگز نہ کردم بہرِ زادِ آخرت — وز نماز و روزہ جز فرضی نیامد در تنم

۲۹

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ أَحْيَى الظَّلَامَ إِلٰى

أَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَرَمِ

اس نبی کی پاک سنت پر کیا میں نے ستم — تھا قیامِ شب سے جن کے پائے نازک پر ورم

من ستم کردم بسے بر سنتِ خیر الرسل — آنکہ از احیائے شبہا پائے وے کردے ورم

۳۰

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ أَحْشَاءَهُ وَطَوٰى

تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُتْرَفَ الْأَدَمِ

بھوک کی شدت کے باعث اور فاقوں کے سبب — آپ نے پتھر سے باندھا ناز پروردہ شکم

سنگ بستے بر شکم آں نازنیں از گشنگی — صرف کردے در رہِ حق جملہ دینار و درم

۳۱

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ

عَنْ نَفْسِهٖ فَأَرَاهَا أَيَّمَا شَمَمِ

بن کے سونے کے پہاڑ آئے کہ مائل ہوں حضور — کچھ توجہ تک نہ کی، تھے آپ وہ عالی ہمم

کوہ از زر کرد خود را عرض تا گردد قبول — روئے گردانید از آں زر مصطفےٰ اخیر الشیم

۳۲

وَاَكَّدَتْ زُهْدَهٗ فِيْهَا ضَرُوْرَتُهٗ

اِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْ عَلَى الْعِصَمِ

ایسی حاجت پر بھی تقوی کو کیا مضبوط تر — سچ ہے حاجت غالب آسکتی نہیں اہلِ عصم

با ضرورتہا کہ بودش میل بر دنیا نکرد — از ضرورت خستہ نبود آنکہ دور است از حرم

۳۳

وَكَيْفَ تَدْعُوْ اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ

لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

کیا کرے مائل ضرورت انکو دنیا کی طرف — گر نہ ہوتے آپ تو دنیا بھی ہوتی کالعدم

چوں تواند خواند بر دنیا ضرورت زانکہ گر — نامدے دنیا گہے بیروں نگشتے از عدم

۳۴

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ

وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

یا محمد دو جہاں کے آپ ہی سردار ہیں — شاہِ جن وانس بھی اور مہترِ عرب وعجم

آں محمد سیدِ کونین فخر انس و جاں — بہترِ اہلِ دو عالم مہترِ عرب و عجم

۳۵

نَبِيُّنَا الْآمِرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ

أَبَرَّ فِي قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

آمر و ناہی ہیمبر ہیں نہیں اُن کا جواب — ہیں نہایت صاف گو وہ قول لا ہو یا نعم

آمر و ناہی پیمبر آں رسولِ راست گو — راست گو تر زو نہ بُد در قولِ لا و در نعم

۳۶

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ

لِكُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

وہ حبیب ایسے ہیں جن سے ہے شفاعت کی اُمید — وقت ہول و خوف میں پیش آئینگے جب رنج و غم

آں حبیبے کو بود اُمید گاہِ مردماں — در شفاعت نزد سختیہائے پیچیدہ بہم

۳۷

دَعَا إِلَى اللهِ فَالْمُسْتَمْسِكُونَ بِهِ

مُسْتَمْسِكُونَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

دعوتِ حق آپ نے دی اور کیا جس نے قبول — ایسی رسّی اُس نے پکڑی جو نہ ہوگی منفصم

مردماں را خواند سوئے حق و ہر کہ در وے دست زد — دست زد در حبلِ محکم کاں بریدہ نشدم

۳۸

فَاقَ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَفِي خُلُقٍ

وَلَمْ يُدَانُوهُ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمِ

سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے خلق ہیں اور خُلق میں — انبیا میں سب سے اکمل آپ کا علم و کرم

بہترِ پیغمبراں در خَلق و در خُلق آمدہ — کس چو او نامد نہ در علم و نہ در وصفِ کرم

۳۹

**وَكُلُّهُمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ مُلْتَمِسٌ**

غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّيَمِ

| | |
|---|---|
| انبیاء سب ملتمس ہیں تاکہ مل جائے انہیں | ایک چلّو بحر سے یا قطرہ از ابرِ کرم |
| ملتمس از وے ہمہ از انبیاء و از رسل | یک کف از دریائے علم و شربتے ز ابرِ کرم |

۴۰

**وَوَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمُ**

مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

| | |
|---|---|
| اپنے حدِ مرتبہ پر سب کھڑے ہیں روبرو | جیسے نقطہ حرف میں اعراب لفظوں میں یہ ہم |
| نزد او استادہ جملہ ہر کسے در حدِ خویش | نقطہ از علم دارد یا نصیبے از حکم |

۴۱

**فَهُوَ الَّذِي تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُورَتُهُ**

ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيبًا بَارِئُ النَّسَمِ

| | |
|---|---|
| صورت و سیرت میں ہیں سرکارِ عالی مرتبت | اسلئے اُن کو کیا حق نے حبیبِ محترم |
| از خلائق او بود در صورت و معنی تمام | برگزیدش در محبت خالقِ روح و نسم |

۴۲

**مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيكٍ فِي مَحَاسِنِهِ**

فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

| | |
|---|---|
| کوئی عالم میں نہیں اُن کا محاسن میں شریک | حُسن میں جوہر ہے اُس کا فردِ کُل لاینقسم |
| او منزہ از شریک اندر محاسن آمدہ | جوہرِ حسنِ محمدؐ پارہ نامد در قسم |

۴۳

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فِی نَبِیِّھِمُ

وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْہِ وَاحْتَکِمِ

جو نصاریٰ نے کہا عیسیٰ کے حق میں تو نہ کہہ
اور جو ممکن ہو کر مدحِ نبیِ محترم

آنچہ ترسایاں بگفتند در حقِ عیسیٰ مگو
پس بگو در حقِ سید آنچہ خواہی از حکم

۴۴

فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ

وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمٍ

جو شرف ہو ذاتِ اقدس کی طرف منسوب کر
جتنی عظمت چاہیئے کر شانِ والا میں رقم

نسبت اندر ذاتِ او کن ہر چہ خواہی از شرف
نسبت اندر قدر او کن ہر چہ خواہی از عظم

۴۵

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْسَ لَہٗ

حَدٌّ فَیُعْرِبَ عَنْہُ نَاطِقٌ بِفَمٍ

حد نہیں ہے کوئی حضرت کے کمال و فضل کی
ہو بیاں کس منہ سے توصیفِ شہِ خیر الامم

فضل و جاہِ مصطفےٰ حدے ندارد در کمال
تا تواند کرد شخصے روشن آں را بیش و کم

۴۶

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَہٗ اٰیَاتُہٗ عِظَمًا

اَحْیٰی اسْمُہٗ حِیْنَ یُدْعٰی دَارِسَ الرِّمَمِ

ان کی عظمت کے مساوی معجزے ہوتے اگر
نام انکا زندہ کرتے استخواں ہائے رمم

درخورِ قدرِ بزرگش گر نمودے معجز ست
یاد نامش زندہ کردے استخواں ہائے رمم

۴۷

لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَى الْعُقُولُ بِهِ

حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

باز رکھا امتحاں سے جس سے عاجز فہم ہو — مہربانی کی نہ بہکتے یوں نہ شک حیرت سے ہم

آنچہ او فرمود عقل از فہم آں عاجز نہ شد — بر صلاحِ ما حریص ست بے گمان و بے نہم

۴۸

أَعْيَى الْوَرَى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرَى

لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ مِنْهُ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

سرِ باطن کی حقیقت نے کیا خلقت کو دنگ — دور سے نزدیک سے ہر طرح ہے مجبور فہم

عاقلاں از فہم معنیٔ محمد عاجز اند — اہلِ عالم جملہ در وصفش کشیدستند دم

۴۹

كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ

صَغِيرَةً وَتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ أَمَمِ

وہ ہیں مثلِ شمس جو ظاہر ہو چھوٹا دور سے — اور آنکھیں قرب سے ہوتی ہیں خیرہ ایک دم

مثلِ خورشید ست حالش کو بود کوچک ز دور — در برابر چشمہائے مردم اندازد بہم

۵۰

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيقَتَهُ

قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

اہلِ دنیا کس طرح ان کی حقیقت پا سکیں — خوابِ غفلت میں ہیں گویا قوم خوابیدہ ہیں ہم

چوں بدانند شش حقیقت اہلِ عالم چوں بود — مست خواب و دیدنش در خواب واند مغتنم

۵۱

فمبلغ العلم فيه انه بشر
وانه خير خلق الله كلهم

| | |
|---|---|
| انتہائے علم کہتی ہے وہ ہیں خیر البشر | جملہ مخلوقات میں رکھتے ہیں وہ شانِ اتم |
| مبلغ معلوم مردم آں کہ سید آدمی ست | بہترین مردمان باشد رسولِ محتشم |

۵۲

وكل آي اتى الرسل الكرام بها
فانما اتصلت من نوره بهم

| | |
|---|---|
| جو رسولانِ جلیل القدر کے تھے معجزے | آپ ہی کے نور سے پایا تھا سب نے یہ کرم |
| ہرچہ آوردند مجموعِ رسل از معجزات | آں ز نورِ مصطفےٰ آمد بایشاں لاجرم |

۵۳

فانه شمس فضل هم كواكبها
يظهرن انوارها للناس في الظلم

| | |
|---|---|
| آفتابِ فضل ہیں وہ اور ستارے سب رسل | کرتے ہیں ظلمت میں ظاہر سب کے انوارِ کرم |
| او بود خورشیدِ فضل و دیگراں سیارگاں | روشنی سیارگاں ظاہر کنند اندر ظلم |

۵۴

حتى اذا طلعت في الكون عم هدا
ها العالمين واحيت سائر الامم

| | |
|---|---|
| ہو گیا خورشید طالع اور ہوا روشن جہاں | آپ کے نورِ ہدایت سے ہوئیں زندہ امم |
| پیشوائے خلق عالم شد چو آمد در وجود | چوں عدم پوشیدہ شد از نورِ او جملہ امم |

۵۵

أَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ

بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

کیا عظیم الخلق ہے صورت مزین خلق سے   حسنِ صورت مشتمل ہے خندہ روئی سے بہم

خلقِ پیغمبر نکو بر خلقِ خوش آراستہ   مشتمل بر حسن باشد بر بشارت متسم

۵۶

كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ

وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِي هِمَمِ

تازگی میں ہیں وہ غنچہ اور شرف میں مثلِ بدر   دہر ہیں ہمت میں اور بخشش میں دریائے کرم

چوں بہار از تازگی بد ہمچو بدر اندر شرف   ہمچو دریا در کرم چوں روزگار اندر ہمم

۵۷

كَأَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِي جَلَالَتِهِ

فِي عَسْكَرٍ حِينَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمِ

ہیں جلال و رعب میں سرکارِ عالی بے نظیر   جیسے گرد و پیش رکھتا ہے کوئی فوج و حشم

گر کسے دیدیش تنہا خود ہمی پنداشتے   کز بزرگی اوست اندر لشکر و خیل و حشم

۵۸

كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ فِي صَدَفٍ

مِنْ مَعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِنْهُ وَمُبْتَسَمِ

ہیں وہ دندانِ مبارک مثلِ موتی سیپ میں   معدنِ نطق و تبسم ہے وہ دہنِ محترم

درِ مکنوں در صدف دندانِ او بد گوئیا   وال دہن گویا کہ می افشاند مروارید ہم

٥٩

لَا طِيبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ أَعْظُمَهُ

طُوبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِنْهُ وَمُلْتَثِمِ

ہے وہ خوش قسمت جو سونگھے اور بوسہ دے اسے
بے بدل خوشبو ہے خاکِ تربتِ شاہِ امم

ہیچ بوئے خوش چو بوئے خوابگاہ او بود
نیک بخت آنکس کہ بوئید ست و بوسید ست ہم

٦٠

أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيبِ عُنْصُرِهِ

يَا طِيبَ مُبْتَدَإٍ مِنْهُ وَمُخْتَتَمِ

ہو گئیں ظاہر ولادت سے سب اُن کی خوبیاں
پاک اُن کی ابتدا بھی پاک اُن کا مختتم

وقتِ زادن پاکیٔ ذاتِ شریفش شد پدید
پاک بودش مبتدا و پاک بودش مختتم

٦١

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمُ

قَدْ أُنْذِرُوا بِحُلُولِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

اہلِ فارس نے سنی جوں ہی ولادت کی خبر
ہو گئے وحشت زدہ اور چھا گیا کرب و الم

اہلِ فرس آں روز دانستند کایشاں را نمود
بعد ازیں درد و ملال و خواری و رنج و نقم

٦٢

وَبَاتَ إِيوَانُ كِسْرٰى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ

كَشَمْلِ أَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

محلِ کسریٰ گر پڑا اور پارہ پارہ ہو گیا
منتشر سب ہو گئے کسریٰ کے ساتھی ایکدم

طاقِ کسریٰ شد خراب و کنگرِ کسریٰ شکست
در شکست احوالِ کفار و دگر نامد بہم

٦٣

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْأَنْفَاسِ مِنْ أَسَفٍ
عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

آتشِ فارس نے ٹھنڈی سانس لی افسوس سے — نہر بھی چشموں کو بھولی از رہِ اندوہ و غم
آتشِ گبراں بمرد از حزن و اندوہ و ملال — چشمۂ آبِ رواں شد خشک در جوئے سدم

٦٤

وَسَاءَ سَاوَةَ أَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا
وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِينَ ظَمِي

اہلِ ساوہ تھے پریشاں خشک چشمے دیکھ کر — لوٹتے تھے گھاٹ سے غصہ میں پیاسے پُر الم
ساوہ غمگیں شد چو گشتش آبِ دریاچہ خشک — تشنگاں زو باز گشتند جملگی در درد و غم

٦٥

كَأَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ
حُزْنًا وَبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

پانی پانی ہو گئی تھی آگ مارے رنج کے — اور پانی ہو گیا تھا آتشیں از سوز و غم
گوئیا بر جائے آتش آب بودے سرد و تر — از غم و بر جائے آب آتش بدے سوزان و گرم

٦٦

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَعْنًى وَمِنْ كَلِمِ

کی شیاطیں نے فغاں انوار بھی چمکے وہاں — نورِ حق روشن ہوا الفاظ و معنیٰ سے بہم
لشکرِ شیطاں فغاں کردہ ز اندوہ تمام — نورِ حق تاباں ز معنیٰ و کلم شد دمبدم

٦٧

عَمُوا وَصَمُّوا فَاِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ
تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْاِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

اندھے اور بہرے تھے سنتے کس طرح خوشخبریاں — اور کیسے دیکھتے تخویفِ برق از رنج و غم
کور و کر گشتند نشنیدند بشارت از خدا — ہم ندیدند برقِ بیم از غایتِ رنج و الم

٦٨

مِنْ بَعْدِ مَا اَخْبَرَ الْاَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ
بِاَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

دی خبر اقوام کے سب کاہنوں نے اسطرح — دین سب باطل ہوئے اور ہو گئے سب کالعدم
پس ازاں کاخبار ایشاں کردہ بودند کاہناں — آنکہ دینِ شاں کژ است و نیست خواہد گشت ہم

٦٩

وَبَعْدَ مَا عَايَنُوْا فِي الْاُفُقِ مِنْ شُهُبٍ
مُنْقَضَّةٍ وَفْقَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ صَنَمِ

بعد ازاں یوں ٹوٹتے تاروں کو دیکھا چرخ پر — اور منہ کے بل گرے سب سرنگوں ہو کر صنم
دیدہ بودند ز آسماں آتش بزیر افتادہ بود — در زمیں ہم سرنگوں از خواری افتادہ صنم

٧٠

حَتّٰى غَدَا عَنْ طَرِيْقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ
مِنَ الشَّيَاطِيْنِ يَقْفُوْا اِثْرَ مُنْهَزِمِ

بھاگتے تھے راستے سے وحی کے شیطان یوں — ایک پیچھے دوسرے کے سر پر رکھ اپنا قدم
از طریق وحی دیواں جملہ آوارہ شدند — دل شکستہ از پے ہم میرسیدند از ہزم

۷۱

كَأَنَّهُمْ هَرَبًا أَبْطَالُ أَبْرَهَةٍ
أَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصَى مِنْ رَاحَتَيْهِ رُمِي

تھا وہ لشکر ابرہہ کا یا پراگندہ سی فوج — سنگریزے جن پہ پھینکے تھے یدِ شاہِ امم
چوں دلیران یمن بودند گویا در گریز — یا چو آں لشکر کہ از خاک کفش گشتند گم

۷۲

نَبْذًا بِهِ بَعْدَ تَسْبِيحٍ بِبَطْنِهِمَا
نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ أَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

لے کے نام اللہ کا پھینکا جو کنکر آپ نے — حضرتِ یونس کو اُگلے جیسے ماہی کا شکم
او فگندہ از پے تسبیح در دست رسول — مثل تسبیحے کہ یونس را بیفگند اشکم

۷۳

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً
تَمْشِي إِلَيْهِ عَلَى سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

ہو کے مسجود آپ کی دعوت پہ اشجار آگئے — پیڑ سے چلتے ہوئے رکھتے نہ تھے گو وہ قدم
ہم درخت آمد بفرمانش بزد و سجدہ کرد — می دوید سوئے او دائم بساق بے قدم

۷۴

كَأَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِمَا كَتَبَتْ
فُرُوعُهَا مِنْ بَدِيعِ الْخَطِّ فِي اللَّقَمِ

ان درختوں نے لکیریں خوب کھینچیں اور لکھا — ڈالیوں سے اپنی وسطِ راہ میں باپیچ و خم
گوئیا خطے کہ کردند شاخہا بر ہر درخت — می نوشتندے خطِ نیکو عجب اندر رقم

۷۵

مِثْلَ الْغَمَامَةِ اَنّٰى سَارَ سَائِرَةً

تَقِيْهِ حَرَّ وَطِيْسٍ لِلْهَجِيْرِ حَمِيْ

ابر کے مانند وہ سایہ فگن تھے آپ پر — تا بچائے گرم موسم کی حرارت سے بہم

ابر بودے بر سرش تا او برفتے ہر کجا — تا نگاہش داشتے از گرمائے تابستان گرم

۷۶

اَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ اِنَّ لَهٗ

مِنْ قَلْبِهٖ نِسْبَةً مَّبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ

قلبِ پاک مصطفٰے سے چاند کو نسبت ہے خاص — ماہِ منشق کی قسم کھاتا ہوں میں سچی قسم

می خورم سوگند بر ماہے کہ منشق شد ازو — نسبتے دارد ز قلبش زاں درست آمد قسم

۷۷

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ

وَكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِيْ

ہے قسم خیر و کرم کی جمع تھے جو غار میں — کیا نظر آتا نہیں کفار تھے سب کور چشم

جمع کردہ غارِ خیرات و کرامت ہا بسے — یا محمد چشم کافر گشت زینشاں کور ہم

۷۸

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيْقُ لَمْ يَرِمَا

وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمِ

صدق اور صدیق اکبر غار ہی میں تھے چھپے — غار میں کوئی نہیں کفار کہتے تھے بہم

صدق و صدیق اند در غار و کس ایشاں را ندید — کافراں گفتند کس اینجا نہ باشد منکتم

۷۹

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوْتَ عَلٰى

خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

دیکھ کر انڈے کبوتر کے اُدھر مکڑی کا جال — تھا گماں کفار کو واں تو نہیں شاہِ اُمم

تخم بنہادہ کبوتر بُد بہ لفتِ عنکبوت — کافراں را شد گماں کانجا نباسودہ نسم

۸۰

وِقَايَةُ اللّٰهِ اَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ

مِنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمِ

کی حفاظت آپ کی ایسی خدا نے پاک نے — زرہ اور قلعوں سے مستغنی ہوئے شاہِ اُمم

چوں خدا او را ز مکرِ دشمناں محفوظ داشت — بر زرہ حاجت نبودش و بحصن قلعہ ہم

۸۱

مَا سَامَنِي الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ

اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

جب زمانے نے ستایا میں نے لی اُنکی پناہ — جب ملی اُن کی مدد بس دُور تھا جور و ستم

رنج اگر دیدم ز دہر و خواستم از وے اماں — در جوارِ او خلوص از ہر بلائے یافتم

۸۲

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهٖ

اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

دستِ اقدس سے طلب کی دین و دنیا جب کبھی — سرفرازی ہو گئی جب مل گیا دستِ کرم

ہرچہ کردم التماس از نعمتِ ہر دو سرا — یافتم بر وجہِ بہتر از آنچہ خواستم

۸۳

لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُؤْيَاهُ إِنَّ لَهُ
قَلْبًا إِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

اس وحی کا تو نہ منکر ہو جو آئے خواب میں — خواب میں بھی رکھتے تھے بیدار دلِ شاہِ اُمم
پس مکن انکارِ وحی از خواب پیغمبر از آنکہ — چشمش از در خواب رفتی دل بدشتے بیدار ہم

۸۴

فَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِنْ نُبُوَّتِهِ
فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

تھا وہ معراجِ نبوت کا زمانہ آپ کے — پس نہ کر انکار سچے خواب کا اے محترم
وحی در خواب اوّلِ پیغمبری بودے ورا — خواب او منکر کہ نبود مثلِ خواب محتلم

۸۵

تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ
وَلَا نَبِيٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

بارک اللہ سعی سے حاصل نہیں ہوتی وحی — اور نہ علمِ غیب پر ہرگز نبی ہے متہم
پس بزرگ ست آں خدا وحیِ او کسبی نبود — ہم رسولِ او نہ بُد بر علمِ غیبش متہم

۸۶

كَمْ أَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهُ
وَأَطْلَقَتْ أَرِبًا مِنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

جب چھوا دستِ مبارک ہو گئی کامل شفا — اور شفا پائی جنوں سے اکثروں نے از کرم
بس کساں را او شفا دادے بمالیدن بدست — وارہانیدے بسے دیوانگاں را از لمم

۸۷

وَاَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهٗ
حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِى الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

خشک سالی کی سفیدی ہوگئی کافور سب — اِک دُعا نے آپ کی برسادیا ابرِ کرم
دعوتِ او قحط و تنگی از جہاں برداشتہ — تا چو روئے سپید بودے در سیاہی و نسم

۸۸

بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا
سَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ اَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

ہوگئی کثرت سے بارش ندیاں بہنے لگیں — لوٹ دریا کی نظر آتی تھی سیلابِ عرم
بردعا آتش آمدے باران وادی پر شدے — گوئیا دریا بدے یا گوئیا سیلِ عرم

۸۹

دَعْنِىْ وَوَصْفِىْ اٰيَاتٍ لَّهٗ ظَهَرَتْ
ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰى لَيْلًا عَلٰى عَلَمِ

چھوڑ دے مجھکو بیاں کرنے نبی کے معجزات — جو ہے شب میں مثلِ مہمانی کی آگ اوپر علم
گوش کن تا معجزش گویم کہ آن روشن بود — ہمچو آتش در شبِ تاریک بر فرقِ علم

۹۰

فَالدُّرُّ يَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ
وَلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرَ مُنْتَظِمِ

موتیوں کا حسن ہوتا ہے دوبالا ہار میں — یا لڑی سے بھی جدا کردو نہ ہوگی قدر کم
در اگر در رشتہ باشد حسن او زاید بود — ور نہ در رشتہ بود قدرش نگردد ہیچ کم

۹۱

فَمَا تَطَاوَلُ آمَالُ الْمَدِيحِ إِلَى

مَا فِيهِ مِنْ كَرَمِ الْأَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

اسلئے مداح ہیں توصیف میں عاجز تمام — فہم انساں سے ہیں باہر ان کے اخلاق وشیم

ہر چہ کاں گوید مدیح مصطفےٰ بسیار نیست — کو منزہ بُد بہ خلق نیک و احسان شیم

۹۲

آيَاتُ حَقٍّ مِنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ

قَدِيمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوفِ بِالْقِدَمِ

ہیں کلام اللہ کی آیات جملہ لاجواب — ہے صفت اسکی قدیم اور ہے وہ موصوف قدم

آیہ ہائے حق کہ از رحمٰن فرود آمد بر تو — آں قدیم ست و بود وصفش بموصوف قدم

۹۳

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَهْيَ تُخْبِرُنَا

عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَعَنْ إِرَمِ

ہر زمانے سے بری ہیں اور سناتی ہیں ہمیں — عاقبت کا حال بھی اور قصہ عاد وارم

مقترن نامد بوقتی دائماً ثابت بداں — او خبر داد از معاد و حشر و ز عاد و ارم

۹۴

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ

مِنَ النَّبِيِّينَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

معجزہ قرآں کا برتر رہے گا تا ابد — اسکے آگے معجزات انبیاء ہیں کالعدم

نزد ما باقی بماند بہتر از ہر معجزات — معجز پیغمبراں باقی نماندہ دائم

٩٥

مُحْكَمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ
لِذِي شِقَاقٍ وَّلَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمٍ

ہیں وہ مستحکم مخالف کو نہیں اس میں جگہ | شبہ و شک کی، اسلئے ہیں وہ بجائے خود حکم
محکم ست آیات قرآن شبہہ کس را نماند | وز ہمہ الفاظ از و تاباں بود نور حکم

٩٦

مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ إِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ
أَعْدَى الْأَعَادِيْ إِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

جس نے قرآں سے بغاوت کی وہ عاجز آگیا | کر دیا دشمن نے بھی آخر سر تسلیم خم
ہر کہ با قرآں بجنگ آمد بآخر باز گشت | آنکہ دشمن تر بدے نزدش بیفگندے سلم

٩٧

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰى مُعَارِضِهَا
رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِيْ عَنِ الْحُرَمِ

سارے دعوے ہو گئے اسکی بلاغت سے غلط | جیسے ہوں محفوظ غیرت مند کے اہل حرم
از بلاغت دعوئے جملہ معارض کرد رد | چوں غیورے کو کند رد دست جانی از حرم

٩٨

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِيْ مَدَدٍ
وَفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

ہیں معانی آیتوں کے مثل دریا موجزن | گوہر دریا سے برتر ان کا ہے حسن قیم
معنی بسیار ہمچوں امواج دریا دارد آں | بہتر است از دُرِ دریا جملہ در حسن و قیم

۹۹

فَلَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی عَجَائِبُهَا
وَلَا تُسَامُ عَلَی الْاِکْثَارِ بِالسَّأَمِ

جو عجائب ان میں پوشیدہ ہیں ان کا کیا شمار — خواہ کثرت سے پڑھو ہوگا نہ اس کا شوق کم
پس عجائب اندراں و کس نتواند شمرد — ور چہ بسیارے بخواند کس نگردد شوق کم

۱۰۰

قَرَّتْ بِهَا عَیْنُ قَارِیْهَا فَقُلْتُ لَهٗ
لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

ہو گئیں آنکھیں جو ٹھنڈی ہیں نے قاری سے کہا — تھام حبل اللہ کو ہے فتح تیری معتصم
چشم خوانندہ بداں روشن شود من گفتمش — یافتی حبل خدا محکم بگیر اے معتصم

۱۰۱

اِنْ تَتْلُهَا خِیْفَةً مِنْ حَرِّ نَارِ لَظٰی
اَطْفَأْتَ حَرَّ لَظٰی مِنْ وِرْدِهَا الشَّبِمِ

آتشِ دوزخ کے ڈر سے تو اگر ان کو پڑھے — شعلۂ نارِ جہنم اس سے ہو جائے گا کم
گر بخوانیش ز ترس آتشِ دوزخ کنی — سرد بر خود گرمی آتش برآں من ضامنم

۱۰۲

کَاَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْیَضُّ الْوُجُوْهُ بِهٖ
مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَآءُوْهُ کَالْحُمَمِ

ہیں وہ مثلِ حوضِ کوثر جس سے ہوتے ہیں سفید — عاصیوں کے چہرے جو دکھلائی دیں مثلِ حمم
آں چو حوضی داں کہ دارد روئے خوانندہ سفید — گرچہ عاصی آمدست و روسیہ چوں حمم

۱۰۳

وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً

فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

ہیں ترازو عدل کی اور راستی کے ہیں صراط — ہے بغیر ان کے قیام انصاف کا بس کالعدم

چوں صراط ست آں و چوں میزاں بود در راستی — راستی از غیر آنہا کس ندیدہ بیش و کم

۱۰۴

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا

تَجَاهُلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

مت تعجب کر تو حاسد پر جو ہے انکار سے — ہے تجاہل اس کا گرچہ ہے وہ یکتا ذی فہم

گر حسود انکار آں کردہ مدار آں را عجب — کو تجاہل کردہ ورنہ نیک کردست آں فہم

۱۰۵

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ

وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

روشنی سورج کی کیا دیکھے جو ہو آشوب چشم — ذائقہ کیا آب شیریں کا ملے جب ہو سقم

گر بہ چشم از رمد منکر شود خورشید را — ہم دہن منکر شود طعم خوش آب از سقم

۱۰۶

يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمَ الْعَافُونَ سَاحَتَهُ

سَعْيًا وَفَوْقَ مُتُونِ الْأَيْنُقِ الرُّسُمِ

اے خیر الانام ترے دربار میں آتے ہیں سب — پا پیادہ اور سوار اشتران بادم

اے بہین آنکہ مردم قصد درگاہش کنند — پا پیادہ یا بہ پشت اشتران بادم

١٠٧

وَمَنْ هُوَ الْاٰيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ
وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

معتبر کے واسطے ہیں آیتِ کبریٰ حضور — اور ہے اک نعمتِ عظمیٰ برائے مغتنم
اے کہ ہستی آیتِ کبریٰ کہ باشد معتبر — اے کہ ہستی نعمتِ عظمیٰ کہ باشد مغتنم

١٠٨

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا اِلٰى حَرَمٍ
كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِيْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

بدرِ کامل جس طرح سے رات میں کرتا ہے سیر — مکے سے اقصیٰ گئے معراج میں شاہِ امم
در شبے رفتے ز مکہ تا باقصائے شریف — چوں کہ ماہِ چاردہ گردد رواں اندر ظلم

١٠٩

وَبِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِّلْتَ مَنْزِلَةً
مِنْ قَابَ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

طے کیے سارے مدارج اور ملا ایسا مقام — ہے پرے ادراک سے اور قابَ قوسیں سے نہ کم
برشدی بالا گذشتہ قابِ قوسینت مقام — واں ندیدست و نہ بیند ہیچ کس در ہیچ دم

١١٠

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَاءِ بِهَا
وَالرُّسُلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

مسجدِ اقصیٰ میں بن کر انبیاء کے پیشوا — آپ تھے مخدوم باقی انبیاء سب تھے خدم
انبیاء و مرسلینت پیشوا کردند در آں — ہمچو مخدومی کہ گردد پیشوا اندر خدم

۱۱۱

وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ

فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

طے کیا سات آسمانوں کا سفر با انبیاء　　آپ افواجِ ملائک میں تھے باشان و علم

ز آسمانہا بر گزشتی بر جمیع انبیاء　　در گروہے کاندر ایشاں تو بدی صاحب علم

۱۱۲

حَتّٰى اِذَا لَمْ تَدَعْ شَاْوًا لِّمُسْتَبِقٍ

مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِّمُسْتَنِمِ

مرتبہ باقی نہ رکھا بڑھنے والوں کے لئے　　ہر بلند و پست پر تھا آپ کا فیضِ قدم

زینتے از قرب بہرِ ہیچ کس نگذاشتی　　جائے بالاتر بہشتی دیگرے را در رقم

۱۱۳

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ

نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

کر دیئے پست آپ نے سب کے مدارج اور مقام　　جب ہوئے مدعو بلندی پر یگانہ باحشم

پست کردی پیشِ قربت ہر مقامِ دیگراں　　چوں ترا بر وند بالا و ندراں گشتی علم

۱۱۴

كَيْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَيِّ مُسْتَتِرٍ

عَنِ الْعُيُوْنِ وَسِرٍّ اَيِّ مُكْتَتِمِ

تا کہ ہوں اسرارِ پوشیدہ سے واقف بعد وصل　　حق نے ظاہر کر دیئے سب راز از فضل و کرم

تا مقامِ وصل پنہاں یافتی از چشمِ خلق　　سرِ پنہانی بدانستی ز اوصافِ قدم

۱۱۵

فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ

وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

غیر شرکت سب فضائل آپ میں موجود ہیں ۔۔۔ طے کیا سب مرتبوں کو آپ نے بے مزدحم

جمع کردی ہر بزرگی کاں نبودہ مشترک ۔۔۔ برشدی از ہر مقامے کاں نبودی مزدحم

۱۱۶

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيتَ مِنْ رُتَبٍ

وَعَزَّ إِدْرَاكُ مَا أُولِيتَ مِنْ نِعَمِ

ہیں عظیم الشان رتبے جو ملے سرکار کو ۔۔۔ ہیں پرے ادراک سے جو کچھ ہوئے حاصل نعم

بس بزرگ ست آنچہ دادندت ز فضل رتبت ۔۔۔ بس عزیز ست آنچہ بخشیدت خداوند از نعم

۱۱۷

بُشْرَى لَنَا مَعْشَرَ الْإِسْلَامِ إِنَّ لَنَا

مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ

اے مسلمانو یہ خوشخبری ہے اپنے واسطے ۔۔۔ اک ستون ایسا ملا مضبوط از فضل و کرم

مژدگانی باد ما را اے مسلماناں کہ ماں ۔۔۔ از عنایت ہست رکنی کاں بود و دور انہدم

۱۱۸

لَمَّا دَعَى اللّٰهُ دَاعِيْنَا لِطَاعَتِهِ

بِأَكْرَمِ الرُّسْلِ كُنَّا أَكْرَمَ الْأُمَمِ

جب کہ انکو حق نے خود خیر الرسل فرمادیا ۔۔۔ طاعت حق کے سبب ہم ہو گئے خیر الامم

چوں خدا ما را بطاعت خواند لفرستاداو ۔۔۔ بہترِ پیغمبراں گشتیم ما خیر الامم

۱۱۹

رَاعَتْ قُلُوبَ الْعِدَىٰ أَنْبَاءُ بِعْثَتِهِ

كَنَبْأَةٍ أَجْفَلَتْ غُفْلًا مِنَ الْغَنَمِ

سن کے بعثت کی خبر تھرا گئے اعدا کے دل — شیر کی آواز سے جیسے ڈرے غافل غنم

دشمناں را دل بترسانید اخبارِ رسول — ہمچو آوازے کہ ناگاہ برجہانید ے غنم

۱۲۰

مَا زَالَ يَلْقَاهُمُ فِي كُلِّ مُعْتَرَكٍ

حَتَّىٰ حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلَىٰ وَضَمِ

جنگ کے میدان میں کفار کی حالت نہ پوچھ — جسم تھے نیزوں پہ ٹنگے جیسے کندوں پر لحم

چوں بجنگِ دشمناں رفتے بدے در جنگ گاہ — آن بدنہا بر سرِ نیزہ چو لحم اندر وضم

۱۲۱

وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوا يَغْبِطُونَ بِهِ

أَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

جنگ کی دہشت سے اُن کو بھاگنا منظور تھا — آرزو رکھتے تھے کھالیں چیل و گدھ ان کا لحم

آرزو شاں بدگریز و غبطہ بردندے بر آں — عضوہائے شاں پریدے با عقاب و با رخم

۱۲۲

تَمْضِي اللَّيَالِي وَلَا يَدْرُونَ عِدَّتَهَا

مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ لَيَالِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

ڈر کے مارے یوں گذر جاتی تھیں راتیں بے شمار — ہاں سوا راتوں کے جو کے ہیں مہینے محترم

پس شبے بگزشت و آں را کس ندانستے عدد — در غزاہا چوں نبودی از شبِ ماہِ حرم

۱۲۳

كَأَنَّمَا الدِّينُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ
بِكُلِّ قَرْمٍ إِلَى لَحْمِ الْعِدَى قَرِمِ

لشکرِ اسلام تھا مہمان اُن کے صحن میں — چاہتا تھا ہر نفس مل جائے دشمن کا لحم
گوئیا دیں بود مہمانے کہ او آمد فرود — بر سرائے آنکہ بد مشتاق لحمِ دشمنم

۱۲۴

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ
يَرْمِي بِمَوْجٍ مِنَ الْأَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

تیز رو گھوڑوں پہ تھا وہ لشکرِ دریا مثال — جنگ کے میدان میں موجیں لگاتا دمبدم
میکشیدی بحرِ لشکر جملہ بر اسپاں سوار — موج میزد از دلیرانے کہ رفتندے بہم

۱۲۵

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلّٰهِ مُحْتَسِبٍ
يَسْطُو بِمُسْتَأْصِلٍ لِلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

اجر کی امید والے دعوتِ حق کے مرید — کفر کی بنیاد کو کرتے تھے بالکل کالعدم
جملہ از بہرِ خدا در کار بودند و غزا — بیخ کفر از بن بکندند نیست گردند آں شیم

۱۲۶

حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَهْيَ بِهِمْ
مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُولَةُ الرَّحِمِ

دینِ حق یوں اُن کے دم سے آخرش ظاہر ہوا — مل گئے بچھڑے ہوئے اور ہو گئی غربت بھی کم
تا قوی شد ملتِ اسلام از سعیِ ہمہ — دیں در اوّل بد غریب و شد در آخر محترم

١٢٧

مَكْفُولَةً أَبَدًا مِنْهُمْ بِخَيْرِ أَبٍ
وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

جیسے مل جائے کسی کو نیک شوہر اور پدر
بیوگی کا اور یتیمی کا اُسے پھر کیا ہو غم

دیں از ایشاں یافت بہتر شوہر و بہتر پدر
زاں نہ شد در بیوگی و ہم نماند اندر یتم

١٢٨

هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُصَادِمَهُمْ
مَاذَا رَآوا مِنْهُمْ فِي كُلِّ مُصْطَدَمِ

تھے وہ مثلِ کوہ پوچھو دشمنوں سے اُن کا حال
کچھ اگر دیکھا ہے اُن کو شاملِ جنگ و صدم

کوہ ہا بودند ازاں کو در نبرد آمد سرش
تا بگویند آنچہ دیدستند از ایشاں در صدم

١٢٩

وَسَلْ حُنَيْنًا وَسَلْ بَدْرًا وَسَلْ أُحُدًا
فُصُولُ حَتْفٍ لَهُمْ أَدْهَى مِنَ الْوَخَمِ

پوچھ لو بدر و حنین و اُحد سے بھی اُن کا حال!
موت کے اقسام ہر گز تھے وبا سے کچھ نہ کم

از حنین و بدر و دیگر از اُحد می کن سوال
تا بخواند فصل ہائے مرگ ادھی از وخم

١٣٠

اَلْمُصْدِرِي الْبِيضِ حُمْرًا بَعْدَمَا وَرَدَتْ
مِنَ الْعِدٰى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِنَ اللِّمَمِ

ہاں سپیدی سرخروئی سے بدل جاتی تھی جب
کالے لمبے بال والے سر کو پہنچا کر زخم

سرخ کردندے بخونِ دشمناں شمشیر را
چوں فرو شد در سیاہی ہر سر مو از لمم

۱۳۱

وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ

أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

وہ لکھا کرتے تھے نیزوں کے قلم سے حرفِ غیظ | اور نہ چھوڑے دشمنوں کے جسم غیر منعجم

می نوشتندے بہ نیزہ خطِ سرخی بر بدن | حرفِ جسمے بے نقط ننوشتہ بودے از قلم

۱۳۲

شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيْمَا تُمَيِّزُهُمْ

وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيْمَا مِنَ السَّلَمِ

گو مسلح تھے مگر رکھتے تھے سجدے کے نشان | تھے صحابہ مثلِ گل، کفار مانند سلم

آں یگاں سنجاں کہ سیما شاں بریں ممتاز بود | گل برنگ و بوئے خود ممتاز گردد از سلم

۱۳۳

تُهْدِي إِلَيْكَ رِيَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمُ

فَتَحْسَبُ الزَّهْرَ فِي الْأَكْمَامِ كُلَّ كَمِيْ

اُن کی نصرت کی خبر بھیجے تو یہ سمجھے گا تو | مثلِ غنچوں کے غلافوں میں تھے وہ عالی ہمم

می رساند بادِ نصرت بر تو بوئے سعی شاں | چوں بہار اندر سرِ غنچہ بود ثابت قدم

۱۳۴

كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُوْرِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًى

مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

تھے وہ گھوڑوں پر سوار ایسے کہ ٹیلوں پر درخت | زین کی پرواہ نہ تھی ان شہسواروں کو بہم

گوئیا بر پشتِ اسپاں چوں درختِ پشتہ گرو | نہ استواری بود در دین نہ ز کثرت ور نسیم

۱۳۵

طَارَتْ قُلُوبُ الْعِدٰی مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا

فَمَا تُفَرِّقُ بَیْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

ہوش غائب تھے عدو کے سختیوں سے جنگ کی — فرق کر سکتے نہیں تھے آدمی ہے یا غنم

لرزہ بر دلہائے کفار او فتاد از ترسِ شاں — چار پائے و آدمی نشناختند از ترس و غم

۱۳۶

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُولِ اللّٰهِ نُصْرَتُهٗ

إِنْ تَلْقَهُ الْأُسْدُ فِیْ آجَامِهَا تَجِمِ

ہو مدد جس کو رسولِ سیدِ لولاک کی — شیر بھی ان کو ملے جنگل میں گر مارے نہ دم

ہر کرا او را ز رسول اللہ نصرت آمدہ — شیر اگر بروے رسد از ترس او آید بہم

۱۳۷

وَلَنْ تَرٰی مِنْ وَّلِیٍّ غَیْرَ مُنْتَصِرٍ

بِهٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَیْرَ مُنْقَصِمِ

دوست اُن کا ہو نہیں سکتا ہے محرومِ مدد — اور ذلیل و خوار ہوگا دشمنِ شاہِ اُمم

دوستانش را نہ بینی غیر منصور و عزیز — ہم نہ بینی دشمنش جز خوار بگسستہ بہم

۱۳۸

أَحَلَّ أُمَّتَهٗ فِیْ حِرْزِ مِلَّتِهٖ

كَاللَّیْثِ حَلَّ مَعَ الْأَشْبَالِ فِیْ أَجَمِ

اپنی ملت سے کیا محفوظ اُمت کو تمام — جس طرح جنگل میں رکھے شیر بچوں کو بہم

امتِ خود را نشاندہ در حصارِ ملتش — ہمچو شیرے کو بود با بچگاں اندر اجم

۱۳۹

كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللهِ مِنْ جَدَلٍ
فِيهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

بارہا قرآن نے دشمن کو نیچا کر دیا — اور دلیلوں نے بھی سر کو کر دیا دشمن کے خم
ہر کہ با قرآں بجنگ آمد بیفگندش بخاک — گفتگوئے منکر از برہان او گشت ست کم

۱۴۰

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّأْدِيبِ فِي الْيُتُمِ

ہو کے اُمی تھے وہ عالم، ہے یہ کافی معجزہ — جاہلیت اور یتیمی میں ادیب ذی حکم
ایں قدر از معجزہ کافی کہ پیش از وحی او — اُمّیِ پُر علم بود و پُر ہنر اندر یتیم

۱۴۱

خَدَمْتُهُ بِمَدِيحٍ أَسْتَقِيلُ بِهِ
ذُنُوبَ عُمْرٍ مَضَى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

نعت گوئی کی کہ میرا خاتمہ بالخیر ہو — ہو گناہیں عفو سارے از رہ فضل و کرم
عمر بھر اشعار لکھے دُنیا داروں کے لئے — کی بہت تعریف بے جا اور خوشامد کچھ نہ کم
خدمتش کردم بمدحی تا بہ بخشندم گناہ — زانکہ عمرم صرف شد در گفتنِ شعر و خدم

۱۴۲

إِذْ قَلَّدَانِيَ مَا تُخْشَى عَوَاقِبُهُ
كَأَنَّنِي بِهِمَا هَدْيٌ مِنَ النَّعَمِ

ہے یہ ڈر دونوں نے ڈالا طوق گردن میں مرے — ہوں میں گویا اونٹ قربانی کا از قسم نعم
کردہ غل در گردنم عصیاں ومی ترسم ازاں — گوئیا با شعر و خدمت مثلِ ہدیم از نعم

۱۴۳

أَطَعْتُ غَيَّ الصِّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا
حَصَّلْتُ إِلَّا عَلَى الْآثَامِ وَالنَّدَمِ

ہر دو حالت میں شکارِ گمرہِ طفلی ہوا — کچھ نہ حاصل ہو سکا مجھ کو بجز جرم و ندم
بردہ ام فرمانِ غیِّ کودکی در ہر دو حال — ہیچ ازاں حاصل ندارم جز گناہان و ندم

۱۴۴

فَيَا خَسَارَةَ نَفْسٍ فِي تِجَارَتِهَا
لَمْ تَشْتَرِ الدِّينَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسُمِ

حیف میرے نفس نے سودا کیا نقصان سے — یعنی عقبیٰ کے عوض دنیا خریدا کج فہم
پس زیانہاے کہ نفس اندر تجارت یافتہ — کاں بدنیا دین نہ بخرید و نگفتہ می خرم

۱۴۵

وَمَنْ يَبِعْ آجِلًا مِنْهُ بِعَاجِلِهِ
يَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِي بَيْعٍ وَفِي سَلَمِ

آخرت کو جس نے بیچا صرف دنیا کے لئے — ہے بڑا نقصان اسکے حق میں یہ بیع و سلم
ہر کہ عقبیٰ را بدنیا می فروشد خاسر است — غبن او روشن شود البتہ در بیع و سلم

۱۴۶

إِنْ آتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِي بِمُنْتَقِضٍ
مِنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِي بِمُنْصَرِمِ

ہوں تو عاصی پر نہیں ٹوٹا ہے پیماں آپ سے — دین کی رسّی نہ ہو گی منقطع شاہِ امم
گر گنہ کردم بسے من عہد نا شکستہ ام — با پیمبر حبلِ دینِ مصطفےٰ نبریدہ ام

۱۴۷

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّۃً مِّنْہُ بِتَسْمِیَتِیْ
مُحَمَّدًا وَّھُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

ہے شفاعت کی مجھے اُمید میرے نام سے    ہے محمد اس میں اور ہیں آپ مشفق محترم
عہد او دارم کہ نامِ من محمد کردہ اند    کس وفا چوں او نکردہ در ہمہ عہد و ذمم

۱۴۸

اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ مَعَادِیْ اٰخِذًا بِیَدِیْ
فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ یَازَلَّۃَ الْقَدَمِ

حشر میں گر دستگیری کی نہ میری آپ نے    پھر تو میری شومیٔ تقدیر سے پھسلا قدم
گر زفضلم در قیامت دستگیر و خرمم    ورنگیرد دوائے برمن چوں بلغزانم قدم

۱۴۹

حَاشَاہُ اَنْ یُّحْرِمَ الرَّاجِیْ مَکَارِمَہٗ
اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْہُ غَیْرَ مُحْتَرَمِ

ہے بعید از شان گر محروم مجھ کو کر دیا    اور لوٹوں آپ کی شفقت سے غیر محترم
دور باد اگر کند نومید ہر اُمیدوار    یا کہ از وے باز گردد جارِ غیرِ محترم

۱۵۰

وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْکَارِیْ مَدَائِحَہٗ
وَجَدْتُّہٗ لِخَلَاصِیْ خَیْرَ مُلْتَزِمِ

وقف جب سے ہو گیا ہوں مدح میں سرکار کی    پالیا اپنی رہائی کا مددگار اتم
تا نکہ من مشغول کردم فکر خود در مدحِ او    برخلاصِ خود ورا خوش یافتم من ملتزم

۱۵۱

وَلَنْ یَّفُوْتَ الْغِنٰی مِنْہُ یَدًا تَرِبَتْ

اِنَّ الْحَیَا یُنْبِتُ الْاَزْھَارَ فِی الْاَکَمِ

آپ کے دستِ کرم سے پائینگے محتاج نفع | جس طرح گلزار ٹیلوں کو کرے ابرِ کرم
دستِ درویش از غناہا النعمتش خالی نشد | زانکہ از باراں بروید گل بہ بالائے اکم

۱۵۲

وَلَمْ اُرِدْ زَھْرَۃَ الدُّنْیَا الَّتِیْ اقْتَطَفَتْ

یَدَا زُھَیْرٍ بِمَا اَثْنٰی عَلٰی ھَرِمٖ

مجھ کو دولت کی نہیں خواہش کبھی مثلِ زہیر | جس نے حاصل کی تھی دولت بن کے مداحِ ہرم
من نمی خواہم متاعِ مال و دنیا چوں زہیر | کو بچیدہ دست او چوں گفت او مدحِ ہرم

۱۵۳

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِہٖ

سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے مکرم تر جہاں سے جز ترے میرا ہے کون | حادثاتِ عام میں جب گھیر لیں رنج و الم
اے گرامی تر ز خلقاں من ندارم ملجاء | جز تو چوں آید قیامت یا بود مرگِ تنم

۱۵۴

وَلَنْ یَّضِیْقَ رَسُوْلَ اللّٰہِ جَاھُکَ بِیْ

اِذَا الْکَرِیْمُ تَجَلّٰی بِاسْمِ مُنْتَقِمٖ

کم نہ ہوگا آپ کا رتبہ شفاعت سے مری | جلوہ گر جب ہو باسمِ منتقم وہ ذی کرم
یا رسول اللہ جاہت تنگ می ناید بمن | چوں کریم انتقام آرد ہا رباب نقم

۱۵۵

فَإِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا

وَمِنْ عُلُومِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

کیونکہ دنیا اور عقبیٰ آپ کی بخشش سے ہیں — اور علوم باطنی سے آپ کے لوح و قلم

شمہ از جود تو دنیا بود با آخرت — وز علومت درد و عالم علم لوح ست و قلم

۱۵۶

یَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِیْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ

اِنَّ الْکَبَائِرَ فِی الْغُفْرَانِ کَاللَّمَمِ

یوں تو عصیاں ہیں بڑے اے نفس مت مایوس ہو — سامنے بخشش کے بیشک ہیں یہ ادنیٰ اور کم

اے دل از رحمت مشو نومید با جرم بزرگ — چوں کبائر نزد غفران خدا شد چوں لمم

۱۵۷

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّیْ حِیْنَ یَقْسِمُهَا

تَأْتِیْ عَلٰی حَسَبِ الْعِصْیَانِ فِی الْقِسَمِ

رحمت رب ہو گی جب تقسیم مجھ کو ہے امید — میرے عصیاں سے سوا ہو گا مرے رب کا کرم

رحمت رحماں مگر آں دم کہ قسمت میکنند — بر من آید در خور جرم و گناہ اندر رقم

۱۵۸

یَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِیْ غَیْرَ مُنْعَکِسٍ

لَدَیْکَ وَاجْعَلْ حِسَابِیْ غَیْرَ مُنْخَرِمِ

میرے رب امید کو میری نہ رد فرمائیے — تیری رحمت پر بھروسہ ہے نہ کر اسکو ختم

یارب امیدم برآور وا مگرداں باز گوں — در قیامت نزد تو آں کہ حساب آساں کنم

۱۵۹

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ

صَبْرًا مَتٰى تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

لطف فرما دو جہاں میں اپنے بندہ پر کریم — سختیوں میں ہے بہت بے صبر با رنج و الم

لطف کن با بندۂ خود ہم بدنیا ہم بدیں — زانکہ صبرش نزد سختیہا گریزد از سأم

۱۶۰

وَأْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةً

عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

ابرِ رحمت کو ترے دے حکم تا برسائے وہ — تا ابد اپنے نبی پر رحمت و فضل و کرم

پس درود سے کراں بارانِ ابرِ رحمتت — تا شود ریزان و پاشان از نعیم و از نعم

۱۶۱

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ

اَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

آل پر اصحاب پر اور تابعینِ پاک پر — صاحبِ تقویٰ پہ اور جو ہیں حلیم و ذی کرم

بعد ازاں بر آل و اصحابِ کرام و تابعین — اہلِ علم و حلم و عقل و فضل و تقویٰ و کرم

۱۶۲

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبًا

وَاَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ

جب تلک بادِ صبا چلتی رہے گلزار میں — اور اونٹوں کو طرب میں ساربانِ پر نغم

تا بجنباند صبا اندر چمن شاخ درخت — و براند اشتراں را بندگانش در نغم

تمت بالخیر

ثُمَّ الرِّضَاء عَنْ اَبِی بَکْرٍ وَ عَنْ عُمَرَ
وَ عَنْ عَلِیٍّ وَ عَنْ عُثْمَانَ ذِی الْکَرَمِ

یَا رَبِّ بِالْمُصْطَفٰی بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا
وَ اغْفِرْلَنَا مَا مَضٰی یَا وَاسِعَ الْکَرَمِ

وَاغْفِرْ اِلٰهِی لِکُلِّ الْمُسْلِمِیْنَ بِمَا
یَتْلُوْهُ فِی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَ فِی الْحَرَمِ

بِجَاهِ مَنْ بَیْتُهُ فِی طِیْبَةٍ حَرَمٌ
وَإِسْمُهُ قَسَمٌ مِّنْ أَعْظَمِ الْقَسَمِ

وَ هٰذِهِ بُرْدَةُ الْمُخْتَارِ قَدْ خُتِمَتْ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فِی بَدْءٍ وَ فِی خَتَمِ

أَبْیَاتُهَا قَدْ أَتَتْ سِتِّیْنَ مَعْ مِائَةٍ
فَرِّجْ بِهَا کَرْبَنَا یَا وَاسِعَ الْکَرَمِ

یَا رَبِّ جَمْعًا طَلَبْنَا مِنْکَ مَغْفِرَةً
وَ حُسْنَ خَاتِمَةٍ یَا مُبْدِئً نِعَمِ

فَاغْفِرْلَنَا شِلْهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا
سَأَلْتُکَ الْخَیْرَ یَا ذَالْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ

# دعوت عمل

- خوش اخلاقی، حسن معاملہ اور وعدہ وفائی کو اپنا شعار بنائیے۔
- قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب سمجھنے کے لئے کلام پاک کا بہترین ترجمہ "کنز الایمان" از "امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ" پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔
- فاتحہ، عرس، میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی تقریبات میں کھانے پینے، شیرنی اور پھلوں کے علاوہ علماء اہلسنّت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔
- ہر شہر میں سنی لٹریچر فراہم کرنے کے لئے کتب خانہ قائم کیجئے یہ تبلیغ بھی ہے اور بہترین تجارت بھی۔
- اللہ تعالیٰ جل مجدہ اور اس کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام و فرامین جاننے، ان پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کے لئے ہر دم کوشاں رہئے۔
- فرائض و واجبات کی ادائیگی کو ہر کام پر اولیت دیجئے۔ اسی طرح حرام و مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔
- فریضہ نماز، روزہ، حج اور زکوۃ تمام تر کوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائیگی کے برابر نہیں ہے۔
- قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا ہے۔
- دین متین کی صحیح شناسائی کے لئے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر علماء اہلسنّت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔
- ہر شہر اور ہر محلہ میں لائبریری قائم کیجئے اور اس میں علماء اہلسنّت کا لٹریچر ذخیرہ کیجئے کہ تبلیغ دین کا اہم ذریعہ ہے۔


**جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان**

نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی، ۷۴۰۰۰

# دعوتِ عمل

- خوش اخلاقی، حسن معاملہ اور وعدہ وفائی کو اپنا شعار بنائیے۔
- قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب سمجھنے کے لئے کلام پاک کا بہترین ترجمہ "کنز الایمان" از "امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ" پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔
- فاتحہ، عرس، میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی تقریبات میں کھانے پینے، شیرنی اور پھلوں کے علاوہ علماء اہلسنّت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔
- ہر شہر میں سنی لٹریچر فراہم کرنے کے لئے کتب خانہ قائم کیجئے یہ تبلیغ بھی ہے اور بہترین تجارت بھی۔
- اللہ تعالیٰ جل مجدہ اور اس کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام و فرامین جاننے، ان پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کے لئے ہر دم کوشاں رہئے۔
- فرائض و واجبات کی ادائیگی کو ہر کام پر اولیت دیجئے۔ اسی طرح حرام و مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔
- فریضہ نماز، روزہ، حج اور زکوۃ تمام تر کوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائیگی کے برابر نہیں ہے۔
- قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا ہے۔
- دین متین کی صحیح شناسائی کے لئے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر علماء اہلسنّت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔
- ہر شہر اور ہر محلہ میں لائبریری قائم کیجئے اور اس میں علماء اہلسنّت کا لٹریچر ذخیرہ کیجئے کہ تبلیغ دین کا اہم ذریعہ ہے۔


جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی، ۷۴۰۰۰